باب ۔ ۴۷

جہاد

[وَقَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوا إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ ۔
وَاقْتُلُوهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوهُمْ وَأَخْرِجُوهُم مِّنْ حَيْثُ أَخْرَجُوكُمْ(البقرۃ: ۱۹۰ اور ۱۹۱)]

[إِنَّ اللَّهَ اشْتَرَىٰ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ أَنفُسَهُمْ وَأَمْوَالَهُم بِأَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيَقْتُلُونَ وَيُقْتَلُونَ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا فِي التَّوْرَاةِ وَالْإِنجِيلِ وَالْقُرْآنِ(التوبۃ: ۱۱۱)]

حدیث۲۵۹۵: میں نے نبی اکرمؐ سے دریافت کیا کہ کون سے اعمال سب سے افضل ہیں؟ حضورؐ نے فرمایا، "اپنے وقت پر نماز پڑھنا، اپنے والدین کی خدمت کرنا، اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنا"۔ راوی: عبد اللہ بن مسعودؓ۔ (دیکھیں حدیث ۲۵، ۵۰۰، اور مزید دیکھیں ۱۴۲۸ اور ۲۳۵۲)۔

حدیث۲۵۹۶: آنحضرتؐ نے فرمایا کہ فتح مکہ کے بعد ہجرت باقی نہیں رہی۔ ہاں جہاد اور نیک نیتی کا ثواب ملتا ہے۔ اگر تم جہاد کے لیے طلب کیے جاؤ تو فوراً کمربستہ ہو جاؤ۔ راوی: ابن عباسؓ۔

حدیث۲۵۹۷: میں نے حضورؐ سے پوچھا کہ ہم جہاد کو سب سے افضل جانتے ہیں تو پھر ہم (خواتین) کیوں نہ جہاد کریں؟ آپؐ نے فرمایا، تمھارا عمدہ جہاد، حج مبرور ہے۔ راوی: حضرت عائشہؓ۔
(دیکھیں حدیث ۱۴۲۹، ۱۷۴۲)۔

حدیث۲۵۹۸: ایک شخص نے رسول اکرمؐ سے عرض کیا کہ مجھے کوئی ایسی عبادت بتائیے جو جہاد کے ہم مرتبہ ہو۔ حضورؐ نے فرمایا، ایسی کوئی عبادت نہیں۔ لیکن کیا تم یہ کر سکوگے کہ اپنی مسجد میں جاؤ اور تندہی کے ساتھ نماز پڑھنے کھڑے ہو جاؤ اور مسلسل روزے رکھ سکو؟ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث۲۵۹۹: میں نے آنحضرتؐ سے دریافت کیا کہ لوگوں میں افضل کون ہے؟ فرمایا کہ وہ مومن جو اپنی جان سے اور مال سے خدا کی راہ میں جہاد کرتا ہو۔۔۔ اور اس کے بعد وہ مومن جو کسی درّے میں جا کر خدا کی عبادت کرتا ہو، اور اپنے ضرر سے لوگوں کو محفوظ رکھتا ہو۔ راوی: ابوسعید خدریؓ۔

Siddiqui Publications

حدیث ۲۶۰۰: ارشادِ نبیؐ ہے کہ جو شخص اللہ کی راہ میں جہاد کرتا ہے وہ ایسا ہے جیسے روزانہ روزہ رکھتا ہو، تمام رات نماز پڑھتا ہو۔ اللہ نے اس کے لیے ذمہ داری لی ہے کہ وہ اس کو موت دے گا تو جنت میں ضرور داخل کرے گا، یا غازی بنا کر ثواب اور مالِ غنیمت کے ساتھ اسے زندہ لوٹائے گا۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث ۲۶۰۱: انس بن مالکؓ کا کہنا ہے کہ رسول کریمؐ، امّ حرام بنت ملحانؓ سے ملنے جایا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ، کھانے کے بعد، وہ آنحضرتؐ کا سرِ مبارک تفصیل سے دیکھنے لگیں جس کے سبب حضورؐ کو نیند آگئی۔ پھر ہنستے ہوئے اٹھے اور فرمایا کہ میں نے خواب میں جہاد کرنے والے امتیوں کو دیکھا کہ وہ تخت نشین بادشاہوں کی طرح تھے۔ راوی: اسحاق بن عبداللہؓ۔

حدیث ۲۶۰۲: آنحضرتؐ نے فرمایا کہ جو شخص اللہ پر اور اس کے رسول پر ایمان لائے، نماز پڑھے، اور روزے رکھے، تو اللہ کا وعدہ ہے کہ وہ اسے جنت میں داخل کردے گا، خواہ وہ فی سبیل اللہ جہاد کرے یا وہیں رہے جہاں وہ پیدا ہوا ہو۔ پھر آپؐ نے فرمایا کہ جنت میں ۱۰۰ درجے ہیں جو اللہ نے فی سبیل اللہ جہاد کرنے والوں کے لیے مقرر کیے ہیں، اور ہر درجے کے درمیان اتنا فصل ہے جیسے آسمان اور زمین کا۔ پس تم اللہ سے دعا مانگو تو فردوس طلب کرو، کیوں کہ وہ جنت کا اعلیٰ ترین درجہ ہے۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث ۲۶۰۳: رسول اکرمؐ نے ایک روز کہا کہ آج شب میں نے دو آدمیوں کو خواب میں دیکھا۔ وہ میرے پاس آئے اور مجھے درخت پر چڑھا لے گئے۔ پھر انھوں نے مجھے ایک ایسے مکان میں داخل کیا جو نہایت عمدہ اور افضل تھا۔ ایسا مکان میں نے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ انھوں نے مجھ سے کہا کہ یہ شہداء کا مکان ہے۔ راوی: سمرہؓ۔

حدیث ۲۶۰۴: ارشادِ نبی ہے کہ "خدا کی راہ میں (یعنی جہاد میں) صبح شام چلنا، تمام دنیا و مافیہا سے بہتر ہے"۔ راوی: انسؓ۔

حدیث ۲۶۰۵: ابوہریرہؓ کا بیان ہے کہ حضورؐ کا فرمانا ہے کہ جنت کا ایک چھوٹا حصہ بھی، جو بہ قدر ایک کمان کے ہو، وہ تمام دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔ راوی: عبدالرحمٰن بن ابی عمرہؓ۔

حدیث ۲۶۰۶: (جہاد میں تھوڑا چلنا بھی افضل ہے): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۲۶۰۴۔ راوی: سہیل بن سعدؓ۔

حدیث ۲۶۰۷: آنحضرتؐ کا فرمانا ہے کہ جس بندے کے لیے اللہ کے پاس کچھ بھلائی ہے وہ مرجانے کے بعد یہ نہیں چاہتا کہ دنیا کی طرف لوٹ آئے، چاہے اسے دنیا کی ہر چیز دے دی

جائے۔ مگر شہید، چوں کہ شہادت کی فضیلت دیکھتا ہے اس لیے، وہ اس بات کی خواہش کرتا ہے کہ دنیا کی طرف لوٹے اور دوبارہ شہید کیا جائے۔ (اس کے آگے اس حدیث میں اوپر بیان کردہ حدیث ۲۶۰۴ اور ۲۶۰۵ کی تکرار ہے۔۔ مؤلف)۔ راوی: انس بن مالکؓ۔

حدیث۲۶۰۸: نبی مکرمؐ فرماتے ہیں کہ "قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، میں اس بات کو زیادہ پسند کرتا ہوں کہ خدا کی راہ میں قتل کیا جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں اور پھر قتل کر دیا جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں اور پھر قتل کر دیا جاؤں"۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث۲۶۰۹: (غزوۂ موتہ کے موقع پر) رسول اکرمؐ نے لوگوں سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا "زید نے جھنڈا لیا، وہ شہید کر دیے گئے۔ ان کے بعد عبداللہ بن رواحہ نے جھنڈا لیا، وہ بھی شہید ہو گئے۔ ان کے بعد خالد بن ولید نے، بغیر اس کے کہ انھیں امیر بنایا جائے، خود جھنڈا لیا اور ان کے ہاتھ پر فتح ہو گئی۔۔۔ ہمیں اس بات کی خواہش تو نہیں تھی کہ وہ بھی ہمارے پاس رہتے"۔ ایسا فرماتے وقت آپؐ کے آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔ راوی: انس بن مالکؓ۔

حدیث۲۶۱۰: (امّ حرام بنت ملحانؓ کے ہاں آنحضرتؐ کا خواب دیکھنا): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۲۶۰۱۔ راوی: امّ حرام بنت ملحانؓ۔

حدیث۲۶۱۱: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ بنی سلیم کے ۷۰ افراد کو قبیلہ بنی عامر کی طرف تبلیغ کے لیے روانہ کیا۔ جب وہ ان کے پاس پہنچے تو میرے ماموں حرام بن ملحانؓ نے کہا کہ میں پہلے جاتا ہوں۔ چناں چہ وہ ان کے پاس پہنچے اور نبی معظمؐ کا پیغام دیا۔ اس پر ان میں سے ایک کافر اٹھا اور اپنا نیزہ ان کے سینے میں اتار دیا۔ مرنے سے پہلے حرام بن ملحانؓ نے کہا، "قسم ہے میرے رب کی، میں اپنی مراد کو پہنچ گیا"۔ اس کے بعد تبلیغ کے لیے آئے تمام حضرات کو ان لوگوں نے ایک ایک کر کے ختم کر دیا۔ اس واقعہ کی جبرئیلؑ نے رسول اللہ کو خبر دی۔ اور کہا کہ آپؐ کے تبلیغ پر بھیجے گئے تمام افراد شہید کر دیے گئے ہیں، وہ سب اس بات سے خوش ہیں، اور اللہ بھی ان سب سے راضی ہے۔۔۔ آنحضورؐ نے ۴۰ روز تک ان قاتلوں کے لیے بددعا فرمائی۔ راوی: انسؓ۔

حدیث۲۶۱۲: نبی مکرمؐ جہاد میں تھے۔ آپؐ کی انگلی زخم کی وجہ سے خون آلود ہو گئی۔ آپؐ نے فرمایا، "انگلی زخمی ہوئی ہے اور یہ جو تو نے پایا اللہ کی راہ میں پایا"۔ راوی: جندب بن سفیانؓ۔

Siddiqui Publications

حدیث ۲۶۱۳: فرمان نبیؐ ہے کہ جو شخص اللہ کی راہ میں زخمی ہو گا وہ قیامت کے دن اس حالت میں اٹھایا جائے گا کہ اس کے خون کا رنگ بالکل تازہ خون کی طرح ہو گا، اور اس میں مشک کی خوشبو آئے گی۔ راوی: ابو ہریرہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۲۳۵)۔

حدیث ۲۶۱۴: (بادشاہ) ہرقل نے کہا کہ ابو سفیان ابن حرب! میں نے تم سے پوچھا تھا کہ محمدؐ سے تمھاری جنگ کس طرح رہتی ہے، تو تم نے کہا تھا کہ "لڑائی توڈول کی طرح ہے، جو کبھی ہمارے ہاتھ میں تو کبھی ان کے ہاتھ میں"۔۔۔ تمام رسولوں کی اسی طرح آزمائش ہوتی ہے۔ پھر انجام خیر، ان ہی کے لیے ہوتا ہے جو اللہ والے ہیں۔ راوی: عبد اللہ بن عباسؓ۔

حدیث ۲۶۱۵: میرے چچا انس بن نضرؓ جنگِ بدر میں شریک نہ ہو سکے تھے۔ وہ آنحضورؐ کے پاس پہنچے اور عرض کیا کہ "اگر اللہ مشرکوں کی جنگ اب دکھادے تو اللہ آپؐ کو دکھلا دے گا کہ میں کیا کیا کروں گا"۔۔۔ جب اُحد کی جنگ شروع ہوئی تو حسب وعدہ انھوں نے اس میں شرکت کی اور اپنی بہادری کے خوب خوب جوہر دکھائے۔ تاہم ہم نے اپنے چچا کو اس طرح مقتول پایا کہ میدانِ جنگ میں ۸۰ سے کچھ اوپر، تلوار، نیزوں اور تیر کے زخم ان کے جسم پر تھے۔ اس کے علاوہ کافروں نے ان کا مثلہ بھی کر دیا تھا، (یعنی ناک کان بھی کاٹ ڈالے تھے)۔ ہمیں خیال ہوتا ہے کہ قرآن کی آیت، مِّنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ، [یعنی ایمان لانے والوں میں ایسے لوگ موجود ہیں جنھوں نے اللہ سے کیے ہوئے وعدے کو پورا کر دکھایا ہے (الاحزاب: ۲۳)] ان جیسے مسلمانوں کے لیے ہی نازل ہوئی ہے۔ راوی: انس بن مالکؓ۔

آگے اسی حدیث میں ان کی بہن ربیع بنت نضرؓ کے دانت توڑنے سے متعلق مکرر حدیث بھی ہے۔ اس کے لیے دیکھیں حدیث ۲۵۲۳۔

حدیث ۲۶۱۶: (اوپر بیان کردہ سورۃ الاحزاب کی آیت ۲۳ سے متعلق) زید بن ثابتؓ کا کہنا ہے کہ جب میں نے قرآن مجید مختلف چیزوں پر سے نقل کر کے مصحف پر لکھا تو یہ آیت مجھ کو نہ ملی۔ اسے میں رسول اکرمؐ کو پڑھتے ہوئے سنتا تھا۔ آخر کار میں نے اسے خزیمہ بن ثابت انصاریؓ کے پاس سے پایا۔۔۔ ان کی شہادت کو آنحضرتؐ نے دو مردوں کی شہادت کے برابر قرار دیا تھا۔ راوی: خارجہ بن زیدؓ۔

حدیث ۲۶۱۷: رسول اکرمؐ کے پاس ایک شخص آیا اور عرض کیا کہ کیا میں پہلے جہاد پر چلا جاؤں یا پہلے اسلام لے آؤں؟ حضورؐ نے فرمایا، پہلے اسلام لا، پھر جہاد میں شرکت کرنا۔ چناں چہ اس نے ایسے ہی کیا، اور پھر شہید ہو گیا۔ اس پر آپؐ نے فرمایا، "اس نے کام تو بہت کم کیا لیکن ثواب بہت پائے گا"۔ راوی: براءؓ۔

حدیث ۲۶۱۸: براءؓ کی بیٹی امّ الربیع آنحضرتؐ کی خدمت میں پہنچیں اور دریافت کیا کہ یارسول اللہ! آپؐ، مجھے حارثہ کی کیفیت بتایئے جو بدر کی جنگ میں کام آئے۔ اگر وہ جنت میں ہیں تو خوش ہوں، ورنہ آنسو بہاؤں۔۔۔ نبی کریمؐ نے فرمایا، "اے امّ حارثہ! تمھارا بیٹا جنتوں کی جنت، فردوسِ اعلیٰ میں فروکش ہے۔ راوی: انس بن مالکؓ۔

حدیث ۲۶۱۹: ایک شخص رسول مکرمؐ کے پاس پہنچا اور عرض کیا کہ جہاد، کوئی مال غنیمت کے لیے کرتا ہے تو کوئی ناموری کے لیے اور کوئی اپنی بہادری دکھانے کے لیے کرتا ہے۔ لیکن مجاہد فی سبیل اللہ کون ہے؟ آپؐ نے فرمایا، "جو اس لیے لڑے کہ اللہ کا بول بالا ہو جائے تو وہی مجاہد فی سبیل اللہ ہے۔ راوی: ابوموسیٰ اشعریؓ۔

حدیث ۲۶۲۰: ارشاد نبویؐ ہے کہ جس شخص کے دونوں پاؤں، اللہ تعالیٰ کی راہ میں چلتے چلتے، غبار آلود ہو جائیں تو اس کو (دوزخ کی) آگ نہ چھوئے گی۔ راوی: عبدالرحمٰن بن جبیرؓ۔

حدیث ۲۶۲۱: میں اور علی بن عبداللہؓ، ابن عباسؓ کے کہنے پر حدیثیں سننے کے لیے ابوسعید خدریؓ کے پاس پہنچے۔۔۔ انھوں نے کہا کہ ہم تعمیر مسجد نبویؐ کے وقت ایک اینٹ اٹھاتے تو عمارؓ دو اینٹیں اٹھایا کرتے۔ ایک بار نبی اکرمؐ ان کے پاس سے گذرے۔ پہلے ان کے سر سے غبار صاف کیا اور پھر دعا دی کہ "اے اللہ! تو عمار پر رحم فرما"، اور پھر فرمایا "اِن کو ایک باغی جماعت قتل کردے گی۔ یہ اُن لوگوں کو خدا کی طرف بلاتے ہوں گے، اور وہ اِنھیں دوزخ کی آگ کی طرف بلاتے ہوں گے"۔ راوی: عکرمہؓ۔

حدیث ۲۶۲۲: رسول اکرمؐ جنگِ خندق سے لوٹے۔ حضورؐ نے ہتھیار اتار کر ابھی غسل کا ارادہ ہی کیا تھا کہ جبرئیلؑ پہنچ گئے۔ پوچھا، کیا ہتھیار اتار دیے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا، نہیں۔ اور کہا کہ بتائیں مجھے اب کدھر جانا ہے؟ (جبرئیلؑ نے) کہا، بنی قریظہ کی طرف۔۔۔ پھر اُسی وقت آنحضرتؐ بنی قریظہ کے لیے نکل پڑے۔ راوی: حضرت عائشہؓ۔

حدیث ۲۶۲۳: قبیلہ رعل، ذکوان، اور عصیہ والوں نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی تھی۔ یہ لوگ قاتلینِ اصحاب بیر معونہ تھے۔ چناں چہ رسول اکرمؐ نے ان لوگوں کے لیے ۳۰ روز تک بد دعا کی۔ راوی: انس بن مالکؓ۔

حدیث ۲۶۲۴: جنگ اُحد جاری تھی۔ کچھ نے صبح کو شراب پی، پھر جنگ میں حصہ لیا، اور پھر شہید ہو گئے۔ یہ معلوم نہیں کہ ان کی شہادت دن کے اخیر حصے میں ہوئی یا پہلے۔ راوی: سفیان عمرؓ۔

حدیث ۲۶۲۵: میں نے جابر بن عبداللہؓ کو کہتے سنا کہ ان کے والد شہادت کے فوری بعد نبی مکرمؐ کے سامنے لائے گئے۔ ان کا مثلہ بھی کیا گیا تھا۔ میں نے شکل دیکھنے کے لیے چادر ہٹانی چاہی تو لوگوں نے منع کیا۔ ایک خاتون اپنے والد کی شہادت پر رونے لگیں تو آپؐ نے فرمایا کہ "روتی کیوں ہو! فرشتے اپنے پروں سے برابر اِن پر سایہ کر رہے ہیں"۔ راوی: محمد بن مکندرؒ۔

حدیث ۲۶۲۶: (شہید دنیا میں لوٹ کر دوبارہ شہادت حاصل کرنے کا خواہش مند ہوتا ہے): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۲۶۰۷۔ راوی: انس بن مالکؓ۔

حدیث ۲۶۲۷: عبداللہ ابی اوفیؓ نے مجھے لکھ بھیجا تھا کہ رسول مکرمؐ کا فرمانا ہے کہ "جنت تلواروں کے سایے کے نیچے ہے"۔ راوی: سالم ابوالنضرؒ۔

حدیث ۲۶۲۸: آنحضرتؐ نے فرمایا کہ "سلیمان بن داؤد علیہ السلام نے ایک بار کہا تھا کہ میں آج کی رات ۱۰۰ یا ۹۹ عورتوں کے پاس جاؤں گا۔ یہ عورتیں ایسے لوگوں کو جنم دیں گی جو خدا کی راہ میں جہاد کریں گے۔ اس پر کسی نے کہا ان سے کہ انشاءاللہ کہو۔ مگر انھوں نے نہیں کہا۔ یوں صرف ایک عورت حاملہ ہوئی اور اس نے بھی نامکمل بچے کو جنم دیا۔ کاش وہ انشاءاللہ کہہ دیتے!"۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث ۲۶۲۹: آنحضرتؐ سب لوگوں سے زیادہ حسین، بہادر اور سخی تھے۔ ایک بار نبی کریمؐ گھوڑے پر سوار سب سے آگے چل رہے تھے۔ آپؐ نے فرمایا ہم نے اس گھوڑے کو گہرے دریا کی طرح (تیز رفتار) پایا۔ راوی: انسؓ۔

حدیث ۲۶۳۰: ہم غزوہ حنین سے لوٹ رہے تھے کہ چند دیہاتی آنحضورؐ سے لپٹ گئے اور کچھ مانگنے لگے۔ وہ کھینچ کر آپؐ کو ایک درخت کے نیچے لے گئے اور انھوں نے آپؐ کی چادر اتار لی۔ نبی کریمؐ نے ان سے کہا کہ اگر میرے پاس ان درختوں کے برابر بھی بکریاں ہوتیں تو میں سب تم کو تقسیم کر دیتا۔ میں کنجوس، جھوٹا، بہروپیا یا بزدل نہیں۔ لیکن میری یہ چادر مجھے دے دو۔ راوی: محمد بن جبیرؒ۔

Siddiqui Publications

حدیث ۲۶۳۱: رسول مکرمؐ (اکثر) نماز کے بعد یہ دعا مانگا کرتے تھے۔ اللهم إني أعوذ بك من الجبن وأعوذ بك أن أرد إلى أرذل العمر وأعوذ بك من فتنة الدنيا وأعوذ بك من عذاب القبر، [یعنی اے میرے اللہ! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں بُزدلی سے، اور پناہ مانگتا ہوں زندگی کے اختتام پر جواب دینے سے، اور پناہ مانگتا ہوں دنیا کے فتنوں سے، اور پناہ مانگتا ہوں قبر کے عذاب سے]۔ راوی: عمرو بن میمون اودیؒ۔

حدیث ۲۶۳۲: نبی معظمؐ یہ دعا مانگا کرتے تھے۔ اللهم إني أعوذ بك من العجز والكسل والجبن والهرم وأعوذ بك من فتنة المحيا والممات وأعوذ بك من عذاب القبر، [یعنی اے میرے اللہ! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں معذوری، کاہلی، بزدلی اور بڑھاپے سے، اور پناہ مانگتا ہوں زندگی اور موت کی سختیوں سے، اور پناہ مانگتا ہوں قبر کے عذاب سے]۔ راوی: انس بن مالکؓ۔

حدیث ۲۶۳۳: میں نے طلحہ بن عبید اللہؓ، سعدؓ، مقداد بن اسودؓ اور عبد الرحمٰن بن عوفؓ کی صحبت میں کافی وقت گذارا ہے لیکن ان کو کوئی حدیث بیان کرتے ہوئے نہیں سنا۔ البتہ طلحہؓ جنگِ اُحد کا واقعہ (ضرور) سنایا کرتے تھے۔ راوی: سائب بن یزیدؓ۔

حدیث ۲۶۳۴: (مسلم حاکم اگر جہاد کے لیے طلب کرے تو فوراً حاضر ہو جاؤ): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۲۵۹۶۔ راوی: طاؤس ابن عباسؓ۔

حدیث ۲۶۳۵: رسول اللہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ دو مردوں کو خوشی سے جنت عطا کرتا ہے۔ ایک وہ ہے جو خدا کی راہ میں لڑ کر شہید ہوتا ہے، اور دوسرا وہ ہے جو قتل کرتا ہے مگر اللہ اسے بھی توبہ نصیب کرتا ہے اور وہ بھی اللہ کی راہ میں شہید ہو جاتا ہے۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

(نوٹ: ایسا کافر جو مسلمانوں کو قتل کرنے کے بعد توبہ کرے اور خود مسلمان ہو جائے اور پھر اسلام پر ثابت قدم رہ کر راہِ خدا میں قتل ہو جائے تو غالباً یہ حدیث اس شخص سے متعلق ہے۔۔ مؤلف)۔

حدیث ۲۶۳۶: خیبر فتح ہونے پر ابوہریرہؓ نے آنحضرتؐ سے استدعا کی کہ یارسول اللہ! مجھے بھی کچھ غنیمت کا مال عطا فرمائیے۔۔ اس پر سعید بن العاص کے بیٹوں میں سے کسی نے کہا، یارسول اللہ! ایسا نہ کیجیے، کیوں کہ اس شخص نے ابن قوقل کا قتل کیا تھا۔ راوی: عنبسہ بن سعیدؓ۔

(نوٹ: یہ حدیث بھی ایسے بڑے صحابی سے متعلق ہے جس نے حالتِ کفر میں ایک مسلمان کو قتل کیا تھا لیکن بعد میں توبہ کر کے مسلمان ہوئے اور پھر اسلام پر ثابت قدم رہے۔۔ مؤلف)۔

حدیث ۲۶۳۷: آنحضرتؐ کے زمانے میں، ابو طلحہؓ جب جہاد پر ہوتے تو روزہ نہ رکھتے۔ لیکن بعد میں میں نے ان کو، سوائے عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دنوں کے، کبھی روزہ ترک کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔ راوی: انس بن مالکؓ۔

Siddiqui Publications

حدیث ۲۶۳۸، ۲۶۳۹: ارشاد نبویؐ ہے کہ، شہید ۵ قسم کے ہوتے ہیں۔ ۱) وہ جو طاعون کے مرض سے مر جائے۔ ۲) وہ جو پیٹ کے مرض سے مر جائے۔ ۳) وہ جو ڈوب کر جان بحق ہو جائے۔ ۴) وہ جو عمارت گرنے سے دب کر مر جائے۔ اور ۵) وہ جو راہِ خدا میں جنگ میں قتل ہو جائے۔ راویان: ابو ہریرہؓ اور انس بن مالکؓ۔

حدیث ۲۶۴۰، ۲۶۴۱: (جہاد کے موقع پر) ابن امّ مکتومؓ نے اپنی بینائی کی شکایت کی تو آیت نازل ہوئی، لَّا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنفُسِهِمْ ۚ [یعنی مسلمانوں میں سے وہ لوگ جو بغیر کسی معذوری کے گھر بیٹھ رہتے ہیں، اور وہ جو اللہ کی راہ میں جان و مال سے جہاد کرتے ہیں، دونوں برابر نہیں ہو سکتے (النساء:۹۵)]۔ اس آیت کو رسول مکرمؐ نے کاتبِ وحی زید بن ثابتؓ کو بلوا کر لکھوایا۔ راویان: ابو اسحٰقؓ اور سہل بن سعد ساعدیؓ۔

حدیث ۲۶۴۲: ارشاد نبیؐ ہے کہ جب تم دشمن کے مقابلے پر جاؤ تو صبر کرو۔ راوی: سالم ابی النضرؓ۔

حدیث ۲۶۴۳، ۲۶۴۴: جنگِ خندق کے موقع پر مہاجرین اور انصار، مدینہ کے گرد خندق کھودتے، اپنی پیٹھ پر مٹی لادتے، اور یہ کہتے جاتے کہ "ہم وہ ہیں جنھوں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے اسلامی جہاد کی بیعت کی ہے، جب تک زندہ ہیں مسلمان رہیں گے"۔۔۔ اور آنحضرتؐ ان کو جواب دیتے، "اے میرے اللہ! آخرت کی بھلائی کے سوا کوئی بھلائی نہیں۔ پس تو مہاجرین اور انصار میں برکت عطا فرما"۔ راویان: حمیدؓ اور انسؓ۔

حدیث ۲۶۴۵، ۲۶۴۶: رسول اکرمؐ، جنگِ احزاب میں مٹی اور پتھر اُٹھاتے جاتے اور فرماتے جاتے، "اے اللہ! اگر تُو نہ ہوتا تو ہم ہدایت نہ پاتے، ہم صدقہ نہ دیتے اور نہ نماز پڑھتے، پس تُو ہم پر اطمینان نازل فرما، اور جب ہم دشمن سے مقابلہ کریں تو ہمیں ثابت قدم رکھ"۔ راوی: براءؓ۔

حدیث ۲۶۴۷: جنگِ تبوک کے موقع پر آنحضرتؐ نے معذوری کے سبب مدینہ میں رہ جانے والوں کو یاد کیا اور فرمایا، "کچھ لوگ مدینہ میں ہمارے پیچھے رہ گئے ہیں، وہ ایسے ہیں کہ جس درّے میں یا جس میدان میں ہم جائیں، وہ ضرور اس میں ہمارے ساتھ ہوں گے، ان کو کسی عذر نے روک لیا ہے"۔ راوی: انسؓ۔

حدیث ۲۶۴۸: فرمان نبیؐ ہے کہ "بے شک جو شخص اللہ کی راہ میں ایک دن بھی روزہ رکھے، اللہ اس کو دوزخ سے ۷۰ برس کی مسافت کے برابر دور کر دیتا ہے۔ راوی: ابو سعید خدریؓ۔

Siddiqui Publications

حدیث ۲۶۴۹: آنحضرتؐ نے فرمایا کہ "جو شخص اللہ کی راہ میں ۲ چیزیں خرچ کرے اسے جنت کے داروغہ بلائیں گے۔ ہر داروغہ علاحدہ دروازے سے کہے گا، اے فلاں! یہاں آؤ"۔ اور پھر آپؐ نے حضرت ابو بکرؓ کے لیے فرمایا، میں امید کرتا ہوں کہ تم انھیں میں سے ہوگے۔ راوی: ابو ہریرہؓ۔

حدیث ۲۶۵۰: نبی مکرمؐ منبر پر کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ میں اپنے بعد تم پر ان چیزوں کا خوف کرتا ہوں جو دنیا کی برکتوں میں تمھیں ملیں گی۔ اور پھر آپؐ نے ان نعمتوں کی تفصیل بتائی۔ اس پر ایک شخص کھڑا ہوا اور دریافت کیا کہ کیا خیر (یعنی مال) سے بھی شر و فساد پیدا ہو گا؟ آپؐ نے فرمایا، بے شک خیر برائی نہیں پیدا کرتا۔ دنیا کا مال ہرا بھرا ضرور ہے لیکن در حقیقت اسی مسلمان کا مال اچھا ہے جو حق کے ساتھ اس کو حاصل کرے۔ اور پھر مجاہدوں، یتیموں، مسکینوں اور مسافروں کو دیتا رہے۔ اور جو شخص ناحق کسی کا مال لے اُڑے، وہ اُس بیمار کی طرح ہے کہ کھاتا جائے مگر سیری نہ ہو۔ راوی: ابو سعید خدریؓ۔

حدیث ۲۶۵۱: ارشادِ نبیؐ ہے، "جو شخص راہِ خدا میں جہاد کرنے والے کا سامان درست کر دے، یا پیچھے اس کے گھر کی عمدہ خبر گیری کرے، تو گویا اس نے خود جہاد کیا۔ راوی: زید بن خالدؓ۔

حدیث ۲۶۵۲: آنحضورؐ اپنی ازواج مطہرات کے علاوہ صرف امّ سُلَیمہ کے گھر ہی جاتے تھے۔ جب اس کی وجہ معلوم کی گئی تو آپؐ نے فرمایا، میں اس پر ترس کھاتا ہوں، کیوں کہ اس کا بھائی میرے ہمراہ مقتول ہوا۔ راوی: انسؓ۔

حدیث ۲۶۵۳: انسؓ، ثابت بن قیسؓ کے گھر گئے۔ وہ اپنے بدن پر خوشبو مل رہے تھے۔ انسؓ نے ان سے پوچھا آپ کو جہاد پر جانے سے کون سی بات روک رہی ہے؟ انھوں نے کہا، (کوئی نہیں) میں ابھی چلتا ہوں۔ پھر وہ آکر ساتھ بیٹھ گئے، اور کہا، کفار جب ہمارے سامنے ہوتے تو ہم ان سے لڑتے، مگر ہم ایسا رسول اکرمؐ کے ہمراہ نہیں کرتے تھے۔ راوی: موسیٰ بن انسؓ۔

حدیث ۲۶۵۴، ۲۶۵۵: جنگِ احزاب جاری تھی۔ آنحضرتؐ نے لوگوں سے پوچھا کہ تم میں سے کون میرے پاس دشمن کی خبر لائے گا؟ زبیرؓ نے کہا، جی میں۔ اس پر حضورؐ نے فرمایا، "ہر نبی کے حواری ہوتے ہیں اور زبیر بن العوام میرے حواری (مددگار) ہیں"۔ راوی: جابرؓ۔

حدیث ۲۶۵۶: میں اور میرے ایک ساتھی آنحضرتؐ سے مل کر لوٹ رہے تھے، تو آپؐ نے ہم سے فرمایا کہ تم اذان دینا اور تم اقامت کہنا۔ اور تم میں جو بڑا ہو وہ امام بنے۔ راوی: مالک بن حویرث۔ (دیکھیں حدیث ۵۹۸، ۶۰۰، اور حدیث ۶۲۴)۔

حدیث۲۶۵۷تا۲۶۶۰: ارشاد نبویؐ ہے، "گھوڑوں کی پیشانی سے قیامت تک برکت اور صلاحیت وابستہ ہے"۔ راویان: عبد اللہ بن عمرؓ، عروہ بن جعدؓ، انس بن مالکؓ اور عروہ باقیؓ۔

حدیث۲۶۶۱: آنحضرتؐ کا فرمانا ہے کہ جو شخص اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کے لیے گھوڑا پالے تو اس گھوڑے کا کھانا پینا اور اس کی تمام تر نگہداشت ثواب بن کر قیامت میں اس جہاد کرنے والے کے اعمال میں وزن کی جائے گی، اور بے شک یہ وزن بھاری ہو گا۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث۲۶۶۲: (مکہ کے سفر کے دوران گورخر کا شکار): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث۱۷۰۵ تا ۱۷۰۸۔ راوی: عبد اللہ ابن ابی قتادہؓ۔

حدیث۲۶۶۳: میرے والد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ان کے پاس نبی کریمؐ کا ایک گھوڑا تھا جس کا نام "لحیف" یا "لخیف" تھا۔ راوی: عیسیٰ ابی بن عباس بن سہلؓ۔

حدیث۲۶۶۴: مجھ سے ایک بار نبی مکرمؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا حق اس کے بندوں پر یہ ہے کہ اس کی عبادت کریں۔ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں۔۔۔ اور بندوں کا حق، اللہ پر یہ ہے کہ جو اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرے وہ اس کو عذاب نہ دے۔ میں نے عرض کیا، کیا میں اس بات کی سب کو بشارت دے دوں؟ حضورؐ نے فرمایا، نہیں۔ ورنہ وہ اسی پر تکیہ کر کے اعمال صالحہ چھوڑ بیٹھیں گے۔ راوی: معاذؓ۔

حدیث۲۶۶۵: مدینہ میں ایک بار کچھ خوف کی کیفیت پیدا ہوئی، تو نبی مکرمؐ نے مندوب نامی گھوڑے کو مانگا اور شہر کا پورا چکر لگایا۔ لوٹ کر فرمایا، نہیں پریشانی کی کوئی بات نہیں۔ ہاں! میں نے اس گھوڑے کو دریا کی طرح تیز رفتار پایا۔ راوی: انس بن مالکؓ۔ (دیکھیں حدیث ۲۴۵۲)۔

حدیث۲۶۶۶،۲۶۶۷: ہم نے آنحضورؐ کو کہتے سنا کہ اگر نحوست ہوتی تو ۳ چیزوں میں پائی جاتی۔ گھوڑے میں، مکان میں اور عورت میں۔ راویان: عبد اللہ ابن عمرؓ، سہیل بن سعد سعدیؓ۔

حدیث۲۶۶۸: (گھوڑے کے فائدے اور نقصان): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۲۲۱۶۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث۲۶۶۹: (ایک سفر پر تھکے اونٹ کا آنحضرتؐ کی چابک پر تیز چل پڑنا): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۲۲۲۸، ۲۳۰۸ اور حدیث ۲۵۳۶۔ راوی: جابر بن عبد اللہ انصاریؓ۔

حدیث۲۶۷۰: (آنحضورؐ کی مندوب نامی گھوڑے کی سواری): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۲۴۵۲ اور ۲۶۶۵۔ راوی: انس بن مالکؓ۔

حدیث۲۶۷۱: رسول کریمؐ نے مالِ غنیمت سے، گھوڑے کے لیے دو حصے اور اس کے سوار کے لیے ایک حصہ، مقرر فرمایا۔ راوی: ابن عمرؓ۔

حدیث ۲۶۷۲: کسی نے براء بن عازبؓ سے پوچھا کہ کیا تم لوگ جنگِ حنین میں آنحضورؐ کو چھوڑ کر بھاگ پڑے تھے؟ انھوں نے کہا، ہاں ایسا ہوا تو تھا۔۔۔ قبیلہ ہوازن کے لوگ بڑے تیر انداز تھے۔ مسلمان جب مالِ غنیمت پر ٹوٹ پڑے تو ہوازن نے اپنی تیر اندزی سے ہم کو پیچھے ہٹا دیا، لیکن رسول مکرمؐ اُس وقت ڈٹے رہے۔ اِس موقع پر آپؐ اپنی سواری پر سوار فرماتے جاتے، "میں نبی ہوں، اور اس میں کوئی جھوٹ نہیں کہ میں عبد المطلب جیسے سردار کا بیٹا ہوں"۔ راوی: ابو اسحٰقؓ۔

حدیث ۲۶۷۳: مسجد ذی الحلیفہ سے جب آنحضرتؐ (مکہ روانگی کے لیے) اپنا پیر رکاب میں رکھتے اور اونٹنی اٹھ کھڑی ہو جاتی اس کے بعد ہی سے تلبیہ پڑھنے لگتے۔ راوی: ابن عمرؓ۔

حدیث ۲۶۷۴: ایک بار نبی کریمؐ لوگوں کے سامنے گھوڑے کی ننگی پیٹھ پر سوار ہو گئے۔ اُس وقت گھوڑے پر زین نہ تھی۔ آپ کی گردن میں ایک تلوار لٹک رہی تھی۔ راوی: انسؓ۔

حدیث ۲۶۷۵: (آنحضورؐ کا طلحہؓ کے گھوڑے مندوب پر سواری اور مدینہ کا گشت): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۲۴۵۲ اور ۲۶۶۵۔ راوی: انس بن مالکؓ۔

حدیث ۲۶۷۶ تا ۲۶۷۸: نبی کریمؐ نے ایک گھوڑ دوڑ کروائی۔ اس میں خود آپؐ نے تربیت یافتہ گھوڑوں کو حفیا سے ثنیۃ الوداع تک ۵ سے ۶ میل کے فاصلے تک دوڑایا۔ اور غیر تربیت یافتہ گھوڑوں کو ثنیہ الوداع سے مسجد بنی زریق تک تقریباً ایک میل کے فاصلے تک دوڑایا۔۔۔ میں نے بھی اس گھوڑ دوڑ میں حصہ لیا تھا۔ راوی: ابن عمرؓ۔

حدیث ۲۶۷۹، ۲۶۸۰: آنحضرتؐ کی اونٹنی کا نام "عضباء" تھا۔ اِس اونٹنی سے کوئی آگے نہیں نکل سکتا تھا۔ لیکن ایک بار ایک بدّو نے ایسا کر دیا۔۔۔ یہ بات مسلمانوں کو اچھی نہ لگی، چناں چہ سب حضورؐ کے پاس پہنچ گئے۔ نبی کریمؐ نے فرمایا، "اللہ پر یہ حق ہے کہ دنیا کی بلند چیز کو بھی پست کر دے"۔ راوی: انسؓ۔

حدیث ۲۶۸۱: رسول اللہ نے اپنے بعد صرف ایک خچر، کچھ ہتھیار اور ایک زمین چھوڑی۔ زمین کو بھی پہلے ہی صدقہ کر دیا تھا۔ راوی: عمرو بن حارثؓ۔ (دیکھیں حدیث ۲۵۵۶)۔

حدیث ۲۶۸۲: (جنگِ حنین میں لوگوں کا بھاگ جانا اور آنحضورؐ کا مورچہ پر ڈٹے رہنا): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۲۶۷۲۔ راوی ابو اسحٰقؓ۔

حدیث ۲۶۸۳، ۲۶۸۴: میں نے اور آپؐ کی بیویوں نے اپنے لیے جہاد کی اجازت طلب کی تو نبی کریمؐ نے فرمایا "تم لوگوں کا جہاد تو حج ہے"۔ راوی: حضرتہ عائشہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۱۴۲۹ اور ۱۷۴۲)۔

حدیث ۲۶۸۵: (آنحضورؐ کا بنت ملحانؓ کے گھر خواب میں جہاد کرنے والوں کو دیکھنا): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۲۶۰۱۔ راوی: عبداللہ بن عبدالرحمٰنؓ۔

حدیث ۲۶۸۶: نبی کریمؐ سفر پر جانے کا ارادہ فرماتے تو اپنی بیبیوں کے درمیان قرعہ ڈالتے۔ جس کا نام نکلتا انھیں ہی ساتھ رکھتے۔ (اسی دستور کے مطابق) ایک جہاد میں روانہ ہونے کے لیے قرعہ میں میرا نام نکلا تو میں آپؐ کے ساتھ گئی۔ راوی: حضرت عائشہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۲۴۲۳)۔

حدیث ۲۶۸۷: جنگِ اُحد کے دوران میں نے عائشہ بنت ابو بکرؓ اور امّ سلیمؓ کو پانی کی مشکیں اپنی پیٹھ پر لادے اور پیاسوں کو پلاتے ہوئے دیکھا۔ راوی: انسؓ۔

حدیث ۲۶۸۸: حضرت عمرؓ نے مدینہ کی کچھ عورتوں میں چادریں تقسیم کیں۔ ایک چادر بچی تو کسی نے کہا یہ امّ کلثومؓ کو دے دیجیے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا، نہیں اس کی زیادہ مستحق امّ سلیط انصاریؓ ہیں۔ یہ اُحد میں ہمارے لیے مشکیں بھر کر لایا کرتی تھیں۔ راوی: ثعلبہ بن ابی مالکؓ۔

حدیث ۲۶۸۹، ۲۶۹۰: ہم (خواتین) جہاد میں رسول اکرمؐ کے ہمراہ جاتی تھیں۔ وہاں پانی پلاتی تھیں۔ زخمیوں کا علاج کرتی تھیں۔ اور مقتول لوگوں کو مدینہ اٹھا کر لاتی تھیں۔ راوی: ربیع بنت معوذؓ۔

حدیث ۲۶۹۱: ابو عامرؓ کے گھٹنے میں تیر لگا۔ میں ان کے پاس گیا تو انھوں نے کہا یہ تیر نکال لو۔ میں نے تیر نکالا تو زخم رسنے لگا۔ میں نے آنحضرتؐ کو اطلاع دی تو آپ نے ابو عامرؓ کے لیے بخشش کی دعا فرمائی۔ راوی: ابو موسیٰؓ۔

حدیث ۲۶۹۲: نبی مکرمؐ سفر کے دوران ایک رات سو نہ سکے تھے۔ مدینہ پہنچے تو نیند غالب آئی۔ آپؐ نے فرمایا کاش کوئی نیک مرد (نیند کے دوران) میری پاسبانی کرے۔ یکایک ہم نے ہتھیار کی آواز سنی۔ پوچھا کون ہے؟ جواب آیا میں سعد بن ابی وقاص ہوں اور آنحضورؐ کی پاسبانی کے لیے آیا ہوں۔ اور اس کے بعد آپؐ سو رہے۔ راوی: حضرت عائشہؓ۔

حدیث ۲۶۹۳: آنحضرتؐ نے فرمایا کہ دینار اور درہم کا بندہ، قطیفہ اور خمیصہ (قیمتی چادریں) ہے، کہ اسے یہ دی جائیں تو خوش رہتا ہے اور نہ ملیں تو ناخوش۔ (ایسا بندہ) ہلاک ہو جائے، سرنگوں ہو جائے اور اسے کانٹا چبھے تو کبھی نہ نکلے۔۔۔ خوشخبری ہے اس بندے کے لیے جو اللہ کی راہ میں گھوڑے کی لگام پکڑے ہو۔ اگر وہ امام کی جانب سے پاسبانی پر مقرر ہو یا فوج کے پیچھے حفاظت کے لیے لگایا جائے تو وہ یہ کام پوری تندہی سے کرے۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث۲۶۹۴: میں ایک سفر میں جریر بن عبد اللہؓ کے ہمراہ تھا۔ وہ مجھ سے عمر میں بڑے تھے لیکن وہ میری خدمت کرتے تھے۔ وہ کہتے، "میں جب ایسے کسی انصار کو دیکھتا ہوں جس نے آنحضورؐ کی خدمت کی ہے تو میرا دل اس کی خدمت کو چاہنے لگتا ہے"۔ راوی: انس بن مالکؓ۔

حدیث۲۶۹۵: رسول اکرمؐ خیبر سے لَوٹ رہے تھے۔ جب حضورؐ کی نظر جبل اُحد پر پڑی تو فرمایا، "یہ پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں"۔ اور پھر آپؐ نے مدینہ کی طرف اشارہ کرکے فرمایا، "اے اللہ! جس طرح ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم بنایا اسی طرح میں نے ان پہاڑوں کے درمیانی مقام کو حرم بنایا۔ اے اللہ! ہمارے لیے ہمارے صاع اور مد میں برکت عطا فرما"۔ راوی: انس بن مالکؓ۔ (دیکھیں حدیث ۱۳۹۳)۔

(صاع اور مد، غلہ اور چھوارے ناپنے کے پیمانے ہیں۔۔ مؤلف)۔

حدیث۲۶۹۶: ہم (ماہِ رمضان) کے ایک سفر میں نبی کریمؐ کے ہمراہ تھے۔ بعض کا روزہ تھا اور بعض نے نہیں رکھا تھا۔ روزے دار تو سایے میں بیٹھ جاتے اور انھیں کام بھی نہ کرنا ہوتا۔ جب کہ جنھوں نے روزہ نہ رکھا ہوتا وہ اونٹوں کے کام، پانی بھر بھر کر لانا، یا روزے داروں کی خدمت کرنا، جیسے کام میں مصروف ہی رہتے۔ اس پر آنحضرتؐ نے فرمایا، "آج تو روزہ نہ رکھنے والے ثواب لوٹ لے گئے"۔ راوی: انسؓ۔

حدیث۲۶۹۷: ارشادِ نبویؐ ہے، "انسان کے ہر جوڑ پر ایک صدقہ واجب ہوتا ہے۔ اچھی بات کہنا بھی صدقہ ہے۔ مسافر کو راستہ بتانا بھی صدقہ ہے۔ کوئی کسی کی سواری پر سامان چڑھانے اتارنے میں مدد کرے یہ بھی صدقہ ہے۔ اور ہر قدم جو نماز کے لیے بڑھے یہ بھی صدقہ ہے"۔ راوی: ابوہریرہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۲۵۲۷)۔

حدیث۲۶۹۸: (راہِ خدا میں جہاد کرنا اور جنت میں ایک چھوٹی ترین جگہ پالینا تمام دنیا و مافیھا سے بہتر ہے): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۲۶۰۴ اور ۲۶۰۵۔ راوی: سہل بن سعد ساعدیؓ۔

حدیث۲۶۹۹: میں آنحضورؐ کو اکثر یہ دعا مانگتے ہوئے سنتا تھا۔ اللهم إني أعوذ بك من الهم والحزن والعجز والكسل والبخل والجبن وضلع الدين وغلبة الرجال [یعنی اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں، غم و رنج سے، عاجزی اور سستی سے، بخل اور نامردی سے، قرض اور لوگوں کے غلبہ سے]۔۔۔ جب خیبر فتح ہوا تو آپؐ کے حصے میں حضرتہ صفیہؓ بنت حی آئیں۔

(دیکھیں حدیث ۸۹۹ اور حدیث ۲۰۹۵)۔ اور جب ہم خیبر سے واپس ہو رہے تھے اور آنحضرتؐ کی جبلِ اُحد پر نظر پڑی تو آپؐ نے اس سے محبت کا اظہار فرمایا۔ اور مدینہ کے قریب پہنچے تو آپؐ نے اسے "حرم" کہا اور اس کے لیے دعا فرمائی۔ (دیکھیں حدیث ۱۳۹۳ اور حدیث ۲۶۹۵)۔ راوی: انس بن مالکؓ۔

حدیث ۲۷۰۰: (امّ حرام بنت ملحانؓ کے ہاں آنحضرتؐ کا خواب دیکھنا): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۲۶۰۱۔ راوی: انس بن مالکؓ۔

حدیث ۲۷۰۱: ایک بار سعد بن ابی وقاصؓ کے ذہن میں یہ خیال آیا کہ مجھے میرے ماتحتوں پر فضیلت حاصل ہے۔ تو آپؐ نے فرمایا کہ تم کو کمزور لوگوں کی وجہ سے مدد دی جاتی ہے اور رزق دیا جاتا ہے۔ راوی: مصعب بن سعدؓ۔

حدیث ۲۷۰۲: ارشاد نبیؐ ہے کہ ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ لوگ جہاد کریں گے تو پوچھا جائے گا تم میں کوئی شخص ایسا ہے جس نے رسول اللہ کی صحبت سے فیض اٹھایا ہو۔ جواب ملے گا، ہاں۔ تب اس شخص (کے نام) سے فتح نصیب ہو گی۔۔۔ پھر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ لوگ جہاد کریں گے تو پوچھا جائے گا تم میں کوئی شخص ایسا ہے جس نے رسول اللہ کے صحابہؓ کی صحبت سے فیض اٹھایا ہو۔ جواب ملے گا، ہاں۔ تب اس (شخص) کے سبب فتح نصیب ہو گی۔۔۔ پھر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ لوگ جہاد کریں گے تو پوچھا جائے گا تم میں کوئی شخص ایسا ہے جس نے صحابہؓ کی صحبت میں رہنے والوں سے فیض اٹھایا ہو۔ جواب ملے گا، ہاں۔ تب اس (بزرگ) کی وجہ سے فتح نصیب ہو گی۔ راوی: ابو سعید خدریؓ۔

حدیث ۲۷۰۳: ایک جنگ کے موقع پر کوئی کافر میدان سے بھاگنے لگتا تو ایک مسلمان ایسا تھا جو اس کا تعاقب کرتا اور اسے ختم کر دیتا تھا۔ جب میں نے یہ بات تعریف کے انداز میں آنحضرتؐ کو سنائی تو آپؐ نے فرمایا، "آگاہ رہو! وہ شخص دزخیوں میں سے ہے"۔۔۔ پھر حضورؐ نے فرمایا، "ایک آدمی لوگوں کی نظر میں اہل جنت کے کام کرتا ہے، حالاں کہ وہ دوزخ والوں میں ہوتا ہے۔ اور ایک آدمی لوگوں کی نظر میں اہل دوزخ کے کام کرتا ہے، حالاں کہ وہ جنت والوں میں ہوتا ہے"۔ راوی: سہیل بن ساعدیؓ۔

حدیث ۲۷۰۴: قبیلہ اسلم کے کچھ لوگ تیر اندازی کر رہے تھے کہ آنحضورؐ کا ادھر سے گذر ہوا۔ رسولِ کریمؐ نے اسے پسند کیا اور فرمایا کہ تیر اندازی کیا کرو۔ تمھارے باپ اسماعیلؑ بھی بڑے تیر انداز تھے۔ راوی: سلمہ بن الاکوعؓ۔

حدیث۲۷۰۵: جنگِ بدر کے موقع پر جب دونوں جانب سے فوجیں صف آرا ہو گئیں تو رسول مکرمؐ نے فرمایا کہ "جب وہ لوگ قریب آجائیں تو تم تیر مارنا"۔ راوی: حمزہ بن ابی سیدؓ۔

حدیث۲۷۰۶: ایک بار آنحضرتؐ کے سامنے کچھ حبشی کھیلنے لگے تو حضرت عمرؓ انھیں کنکریاں مار کر بھگانے لگے۔ اس پر نبی کریمؐ نے فرمایا، " اے عمر! انھیں کھیلنے دو"۔ راوی: ابو ہریرہؓ۔

حدیث۲۷۰۷: ایک جنگ میں رسول مکرمؐ کے ساتھ ابو طلحہؓ ایک ہی ڈھال استعمال کر رہے تھے۔ وہ بہت ہی اچھے تیر انداز تھے۔ جب وہ تیر چلاتے تو آنحضرتؐ اس تیر کے جا کر گرنے کا بہت غور سے مشاہدہ فرماتے۔ راوی: انس بن مالکؓ۔

حدیث۲۷۰۸: جب آنحضرتؐ کے سر کا خود (یعنی ہیلمٹ) ٹوٹا تو آپؐ کا سر مبارک خون آلود ہو گیا۔ آپ کے آگے کا ایک دانت بھی ٹوٹ گیا تھا۔ اس موقع پر حضرت علیؓ ڈھال میں بھر بھر کر پانی لاتے اور حضرتہ فاطمہؓ خون کو دھوتی جاتیں۔ جب دیکھا کہ اس سے خون رک نہیں رہا تو انھوں نے ایک چٹائی لی اور اسے جلا کر اس کی راکھ آپؐ کے زخموں پر لگانے لگیں۔ تب کہیں خون بند ہوا۔ راوی: سہیل بن سعدؓ۔

حدیث۲۷۰۹: بنی نضیر سے حاصل ہونے والی دولت اس قسم کی تھی کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو بغیر کوئی جنگ کیئے کے دلا دی تھی۔ پس نبی کریمؐ اُس مال میں سے ایک سال کا خرچ اپنے گھر والوں کو دے دیتے تھے۔ اس کے بعد جو بچتا اس کو آیندہ جہاد کے لیے، اسلحے اور گھوڑوں کی فراہمی پر خرچ فرماتے۔ راوی: حضرت عمرؓ۔

حدیث۲۷۱۰: رسول معظمؐ نے سعد بن ابی وقاصؓ کو فرمایا، "میرے ماں باپ تم پر فدا ہوں، سعد! تم تیر مارو"۔ یہ ایک ایسا خصوصی جملہ ہے جو آنحضرتؐ نے سعدؓ کے علاوہ کسی کے لیے نہیں فرمایا۔ راوی: حضرت علیؓ۔

حدیث۲۷۱۱: (عید کے موقع پر دو لڑکیوں کا نبی کریمؐ کی موجودگی میں جنگ بعاث سے متعلق گانا گانا): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۹۰۱، ۹۰۳، اور حدیث ۹۳۴۔ راوی: حضرتہ عائشہؓ۔

حدیث۲۷۱۲: (مدینہ والوں کو خوف ہوا تو رسول اکرمؐ نے گھوڑے پر چکر لگایا اور اطمینان کی خبر دی): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۲۴۵۲، اور حدیث ۲۶۶۵۔ راوی: انس بن مالکؓ۔

حدیث۲۷۱۳: ابو امامہؓ کا کہنا تھا کہ بے شک یہ تمام فتوحات اُن لوگوں نے کی ہیں جن کی تلواروں پر سونے کا کام ہوتا تھا نہ چاندی کا، بلکہ ان کی تلوار پر، چمڑے، سیسہ اور لوہے کا کام ہوا کرتا تھا۔ راوی: سلیمان بن حبیبؓ۔

حدیث ۲۷۱۴: ہم نجد کے جہاد سے لوٹ رہے تھے۔ راستے میں گھنے اور سایہ دار درخت ملے تو وہاں ہم نے کچھ وقت کے لیے ٹھہرنے کا فیصلہ کیا۔ نبی کریمؐ نے بھی اپنی تلوار درخت کی ایک شاخ پر لٹکائی اور سو گئے۔ اچانک آنحضرت نے ہم لوگوں کو آوازیں دیں تو ہم آپؐ کے پاس پہنچے۔ ہم نے دیکھا کہ ایک مقامی بدّو آپؐ کے پاس ہے۔ رسول اکرمؐ نے ہمیں بتایا کہ اس شخص نے میری تلوار شاخ سے اتاری اور میان سے نکال کر مجھ پر تانی۔ کہنے لگا اب آپ کو مجھ سے کون بچا سکتا ہے؟ میں نے اس سے تین مرتبہ کہا "اللہ، اللہ، اللہ"۔ اور یہ اب تلوار نیام میں کیے یہاں بیٹھا ہے۔۔۔ آنحضرتؐ نے اس سے انتقام بھی نہیں لیا۔ راوی: جابر بن عبداللہؓ۔

حدیث ۲۷۱۵: (جنگِ اُحد میں حضورؐ کا زخمی ہونا اور حضرت علیؓ اور حضرت فاطمہؓ کی نگہداشت): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۲۷۰۸۔ راوی: سہلؓ۔

حدیث ۲۷۱۶: (نبی مکرمؐ کا ترکہ): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۲۵۵۶ اور ۲۶۸۱۔ راوی: عمرو بن حارثؓ۔

حدیث ۲۷۱۷: (ایک سفر میں آنحضورؐ پر بدّو کا تلوار تاننا): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں اوپر بیان کردہ حدیث ۲۷۱۴۔ راوی: جابر بن عبداللہؓ۔

حدیث ۲۷۱۸: (مکہ کے سفر کے دوران گورخر کا شکار): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۱۷۰۵ تا ۱۷۰۸۔ راوی: عبداللہ ابن ابی قتادہؓ۔

حدیث ۲۷۱۹: جنگِ بدر کے موقع پر رسول اکرمؐ اپنے خیمے میں بیٹھے تھے تو فرمایا "اے اللہ! میں تجھے تیرے وعدے کا واسطہ دیتا ہوں۔ اگر تو چاہے تو آج کے بعد تیری عبادت نہیں کی جائے گی"۔ حضرت ابو بکرؓ نے حضور کا ہاتھ پکڑا اور کہا، یارسول اللہ اسی قدر دعا آپ کو کافی ہے۔۔۔ آپؐ جب خیمے سے باہر نکل رہے تھے تو فرما رہے تھے، "عنقریب یہ جماعت بھگا دی جائے گی، اور لوگ پیٹھ پھیر لیں گے۔ قیامت ان کا وعدہ ہے اور قیامت بہت سخت اور تلخ چیز ہے"۔ راوی: عکرمہؓ۔

حدیث ۲۷۲۰: نبی مکرمؐ کی وفات کے وقت آپؐ کی لوہے کی زرہ ایک یہودی کے پاس ۳۰ صاع جَو میں گروی تھی۔ راوی: حضرتہ عائشہؓ۔

حدیث ۲۷۲۱: ارشاد نبیؐ ہے کہ بخیل اور سخی کی مثال ان دو آدمیوں کی طرح ہے جن کے بدن پر لوہے کے اس قدر تنگ جبے ہوں کہ جس سے ان کے ہاتھ ان کی گردنوں کی طرف کھنچ گئے ہوں۔ جب سخی صدقہ دینے کا ارادہ کرتا ہے تو وہ جبہ اس کے جسم پر پھیل

جاتا ہے۔ اور جب بخیل صدقہ کا ارادہ کرتا ہے تو اس کا جبہ اس کے جسم پر سکڑ جاتا ہے، ایسے کہ اس کے ہاتھ کشادہ نہیں ہو پاتے۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث ۲۷۲۲: ایک دن آنحضرتؐ شامی جبہ پہنے ہوئے تھے۔ آپؐ نے وضو کیا۔ آپؐ نے کلی کی، ناک میں پانی لیا، اپنے منہ کو دھویا۔ جبے کی آستینیں تنگ تھیں تو آپؐ نے اپنے ہاتھ اندر سے نکالے اور ان کو دھویا۔ پھر سر کا مسح کیا۔ اور آخر میں موزوں پر مسح کیا۔ راوی: مغیرہ بن شعبہؓ۔

حدیث ۲۷۲۳ تا ۲۷۲۶: رسول مکرمؐ نے عبدالرحمٰن بن عوفؓ اور زبیرؓ کو، ان کے جسم کی خارش کی وجہ سے، ریشمی کپڑا پہننے کی اجازت دے دی تھی۔ راوی: انسؓ۔

حدیث ۲۷۲۷: میرے والد کا کہنا ہے کہ انھوں نے دیکھا کہ آنحضرتؐ گوشت کھا رہے تھے کہ اذان ہو گئی۔ آپؐ نے کھانا روک دیا اور نماز کے لیے روانہ ہو گئے۔ اس موقع پر آپؐ نے تازہ وضو نہیں کیا۔ راوی: جعفر بن عمرو بن امیہ ضمریؓ۔ (دیکھیں حدیث ۲۰۵ تا ۲۰۷)۔

حدیث ۲۷۲۸: امّ حرام کا بیان ہے کہ انھوں نے رسول اکرمؐ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ "میری امت میں کے جو لوگ دریا میں جنگ کریں گے ان کے لیے جنت واجب ہے"۔ میں نے پوچھا کہ یا رسول اللہ! کیا میں ان لوگوں میں سے ہوں؟ حضورؐ نے فرمایا، ہاں۔۔۔ پھر نبی کریمؐ نے فرمایا، "میری امت میں کے جو لوگ قیصر میں جنگ کریں گے وہ مغفور ہوں گے"۔ میں نے پوچھا کہ یا رسول اللہ! کیا میں ان لوگوں میں سے ہوں؟ حضورؐ نے فرمایا، نہیں۔ راوی: عمیر بن اسود عنسیؓ۔

حدیث ۲۷۲۹، ۲۷۳۰: آنحضرتؐ نے فرمایا کہ ایک زمانہ میں تم یہودیوں سے جنگ کرو گے۔ اور جب کوئی یہودی کسی پتھر کی آڑ میں چھپے گا تو وہ پتھر کہے گا کہ، دیکھو! ایک یہودی میرے پیچھے چھپا ہوا ہے۔ دوڑو اور اسے قتل کر دو۔ راویان: عبداللہ بن عمرؓ اور ابوہریرہؓ۔

حدیث ۲۷۳۱: ارشادِ نبیؐ ہے کہ تم ایسے لوگوں سے جنگ کرو گے کہ جن کے چہرے ایسے چوڑے ہوں گے جیسے چوڑی ڈھالیں۔ راوی: عمر بن تغلبؓ۔

حدیث ۲۷۳۲، ۲۷۳۳: آنحضرتؐ کا فرمانا ہے کہ قیامت اُس وقت تک قائم نہ ہو گی جب تک کہ تم اُن سے جنگ نہ کرو گے جن کی آنکھیں چھوٹی ہوں گی، رنگ سرخ، ناک اور چہرے ایسے چوڑے ہوں گے جیسے چوڑی ڈھالیں۔ اور جو بالوں کی جوتیاں پہنے ہوں گے۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

Siddiqui Publications

حدیث ۲۷۳۴: (جنگِ حنین میں لوگوں کا بھاگ جانا اور آنحضورؐ کا مورچہ پر ڈٹے رہنا): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۲۶۷۲۔ راوی ابو اسحٰقؓ۔

حدیث ۲۷۳۵: جنگِ احزاب کے دن غروبِ آفتاب سے قبل نماز عصر نہ پڑھ سکے تو نبی معظمؐ نے فرمایا ، "اے اللہ! ان کافروں کے گھروں کو اور ان کی قبروں کو آگ سے بھر دے"۔ راوی: حضرت علیؓ۔ (دیکھیں حدیث ۸۹۷ اور حدیث ۸۹۸)۔

حدیث ۲۷۳۶: آنحضورؐ کی دعائے قنوت میں کبھی یہ دعائیں بھی شامل ہوتی تھیں کہ "اے اللہ! سلمہ بن ہشام کو کفار کے ظلم سے نجات دے۔ ولید بن ولید اور عیاش بن ابی ربیعہ کو نجات دے۔۔۔ اے اللہ! قبیلہ مضر کے کافروں پر سختی کر دے۔ ان پر یوسفؑ کے زمانے کی قحط سالیاں نازل فرمادے۔ راوی: ابوہریرہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۷۶۵ اور حدیث ۹۵۱)۔

حدیث ۲۷۳۷: جنگِ احزاب کے دن رسول کریمؐ نے مشرکوں کے لیے یہ بد دعا کی، "اے اللہ! اے کتاب کے نازل کرنے والے! اے حساب کے جلد لینے والے! ان ٹولیوں کو بھگا دے، ان کو تتر بتر کر دے، اور ان کو اکھاڑ دے۔ راوی: عبداللہ بن ابی اوفیؓ۔

حدیث ۲۷۳۸: (کعبہ میں نماز کے دوران کافروں کا آنحضورؐ پر غلاظت ڈالنا اور آپؐ کی ان لوگوں کے لیے بد دعا): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۲۳۷ اور ۴۹۴۔ راوی: عبداللہ بن مسعودؓ۔

حدیث ۲۷۳۹: ایک روز یہودی نبی مکرمؐ کے پاس پہنچے اور کہا "السام علیکم" (یعنی تم پر موت آئے)۔ آنحضورؐ نے جواباً فرمایا "وعلیکم" (یعنی اور تم پر بھی)۔ راوی: حضرت عائشہؓ۔

حدیث ۲۷۴۰: رسول اکرمؐ نے قیصر (سیزر) کو خط لکھا کہ "اگر تم اسلام لانے سے انکار کرو گے تو تم ہی اپنی رعایا کے لیے بھی ذمہ دار ٹھہرو گے"۔ راوی: عبداللہ بن عباسؓ۔

حدیث ۲۷۴۱: طفیل بن عمرو دوسیؓ اور ان کے ساتھی آنحضرتؐ کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ قبیلہ دوس نے نافرمانی کی اور آپؐ کی پیروی کرنے سے انکار کیا۔ یارسول اللہ! ان کے لیے بد دعا کیجیے۔ مگر آپؐ نے ایسا نہیں کیا بلکہ ان کے حق میں یہ دعا دی کہ اے اللہ! دوس کے لوگوں کو ہدایت کر اور ان کو دائرہ اسلام میں لے آ۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث ۲۷۴۲: جب نبی معظمؐ نے قیصر روم کو خط لکھنا چاہا تو لوگوں نے بتایا کہ وہ لوگ بغیر مُہر والے خط کو نہیں پڑھتے۔ چناں چہ مُہر بنوائی گئی اور اس پر "محمد رسول اللہ" کندہ کروایا گیا۔ راوی: انس بن مالکؓ۔ (دیکھیں حدیث ۶۶)۔

Siddiqui Publications

حدیث ۲۷۴۳: ایک بار آنحضرتؐ نے ایران کے بادشاہ کسریٰ کو بحرین کے سردار کے توسط سے خط بھجوایا۔ بادشاہ نے اسے (غالباً مُہر نہ ہونے کے سبب بغیر پڑھے) پھاڑ ڈالا۔ راوی: عبد اللہ بن عباسؓ۔ (دیکھیں حدیث ۶۵)۔

حدیث ۲۷۴۴: (یہ ایک طویل حدیث ہے اور اس کا حاصل یہ ہے کہ): نبی کریمؐ نے ہرقل باشاہ کو اسلام کی دعوت کے لیے خط روانہ کیا۔ اُس نے اسے پڑھا اور کہا کہ میرے پاس کوئی ایسے آدمی کو لاؤ جو محمدؐ سے پوری طرح سے واقف ہے۔ چناں چہ ابوسفیان کو پیش کیا گیا۔ ابوسفیان سے ہرقل نے پوچھا کہ محمدؐ سے تم کس قدر واقف ہو اور بتاؤ کہ وہ تمھیں کس بات کا حکم دیتے ہیں؟ ابوسفیان نے (جو اس وقت تک مسلمان نہیں ہوئے تھے لیکن سچ ہی کہنا چاہتے تھے لہٰذا) جواب دیا کہ محمدؐ میرے چچا کے بیٹے ہیں اور وہ نماز، سچائی، پاک دامنی، ایفائے عہد، اور امانتوں کی ادائیگی کا حکم دیتے ہیں۔ ہرقل نے کہا، یہ تو نبی کی صفت ہے۔۔۔ میں جانتا تھا کہ ایک پیغمبر ظاہر ہونے والے ہیں لیکن یہ مجھے معلوم نہ تھا کہ وہ تم میں سے ہوں گے۔۔۔ اگر وہ سچ ہیں تو عنقریب میری اس جگہ کے مالک ہو جائیں گے۔۔۔ مجھے امید ہے کہ میں ان سے ملوں گا۔۔۔ جب خط پڑھا گیا تو اسے سن کر مجلس میں بہت شور برپا ہو گیا تھا۔ اس پر بادشاہ کے حکم سے سب کو باہر نکلوا دیا گیا تھا۔ راوی: عبد اللہ بن عباسؓ۔ (دیکھیں حدیث ۲۵۰۳)۔

حدیث ۲۷۴۵: یوم خیبر کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "اب میں جسے بھی جھنڈا دوں گا اس کے ہاتھوں خیبر فتح ہو گا"۔ یہ سن کر صحابہؓ میں سے ہر ایک اپنے لیے سوچنے لگا۔ پھر حضورؐ نے حضرت علیؓ کو یاد فرمایا۔ وہ حاضر ہوئے اس حال میں کہ ان کی آنکھوں میں درد تھا۔ آنحضرتؐ نے پہلے ان کی آنکھوں میں اپنا لعاب دہن لگایا، پھر انھیں عَلَم عطا فرمایا۔ حضرت علیؓ نے اپنے پورے جوش وجذبے کا اظہار کیا تو آپؐ نے فرمایا، "تحمل سے کام لو۔ جب تم ان کے سامنے جاؤ تو انھیں اسلام کی دعوت دینا اور خدا کے بتائے ہوئے فرائض سے ان کو آگاہ کرنا۔ خدا کی قسم! اگر تمھارے ذریعے ایک شخص کو بھی ہدایت مل گئی تو یہ عمل تمھارے لیے سرخ اونٹوں سے بھی بہتر ہو گا"۔ راوی: سہل بن سعدؓ۔

حدیث ۲۷۴۶، ۲۷۴۷: رسول اکرمؐ کو جب جہاد کا عمل شروع کرنا ہوتا تو صبح سے اس کی ابتدا کرتے تھے، رات کے وقت حملہ نہ کرتے۔ جب اذان سنتے تو اس دوران جہاد کو روک دیتے۔ ہم خیبر رات میں پہنچے تھے، چناں چہ جنگ شروع کرنے کے لیے صبح ہونے کا انتظار کیا۔ راوی: انسؓ۔

Siddiqui Publications

حدیث ۲۷۴۸: ارشادِ نبویؐ ہے کہ "میں لوگوں سے جہاد کروں گا جب تک کہ وہ" لا الہ الا اللہ "نہ کہہ دیں۔ اور جس شخص نے بھی یہ کلمہ ادا کرلیا اس کی جان اور اس کا مال محفوظ ہو جائے گا۔ پھر اس کے بعد اُس کا حساب کتاب اللہ تعالیٰ کے ذمے ہے۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث ۲۷۴۹ تا ۲۷۵۱: نبی مکرمؐ کا طریقہ تھا کہ جب کسی جہاد کا ارادہ فرماتے تو مصلحت کی خاطر مقام کا نام نہیں بتاتے تھے۔ لیکن جب تبوک کے لیے نکلنا ہوا تو چوں کہ دور جانا تھا، مشکل راستہ تھا، اور دشمن کی تعداد بھی بڑی تھی، لہٰذا آپؐ نے اس مقام کی اطلاع دے دی تاکہ لوگ اسی کی مناسبت سے اپنے جہاد کی تیاری کریں۔ تبوک کے لیے ہم جمعرات کو روانہ ہوئے، کیوں کہ آنحضرتؐ جمعرات کے دن سفر کی ابتدا کو پسند فرماتے تھے۔ راوی: کعب بن مالکؓ۔

حدیث ۲۷۵۲: (حج و عمرہ کے لیے نکلتے وقت) نبی مکرمؐ نے مدینے میں ظہر کی ۴ رکعت اور ذی الحلیفہ میں عصر کی ۲ رکعت (قصر) نماز پڑھی۔ (صبح چلتے وقت) آپؐ نے بلند آواز سے تلبیہ پڑھی۔ راوی: انس بن مالکؓ۔ (دیکھیں حدیث ۱۴۵۲ تا ۱۳۵۴)۔

حدیث ۲۷۵۳: (۲۵ ذی قعدہ کو حج پر روانگی اور حضورؐ کا اپنی بیبیوں کی طرف سے قربانی کرنا): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۱۶۰۲۔ راوی: حضرت عائشہؓ۔

حدیث ۲۷۵۴: رسول اکرمؐ نے ماہ رمضان میں روزے کے ساتھ سفر کیا اور کدید کے مقام پر افطار فرمایا۔ راوی: ابن عباسؓ۔ (دیکھیں حدیث ۱۸۲۲)۔

حدیث ۲۷۵۵: فرمانِ نبیؐ ہے کہ امام کی بات ماننا اور اس کا حکم ماننا ہر مسلمان پر فرض ہے جب تک کہ وہ بری بات یا گناہ کا حکم نہ کرے۔ راوی: ابن عمرؓ۔

حدیث ۲۷۵۶: آنحضرتؐ نے فرمایا کہ ہم دوسری امتوں سے مرتبہ میں آگے ہیں۔ اور پھر فرمایا، "جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی۔ جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی۔ جو شخص حاکم شریعت کی اطاعت کرے گا وہ میری اطاعت کرے گا"۔ اور پھر فرمایا، " امام ڈھال کی طرح ہے اسی کی آڑ اور اسی کی پناہ میں جنگ لڑی جاتی ہے۔ پس اگر وہ (اللہ سے) ڈرنے اور عدل و انصاف کرنے کا حکم دے تو اسے ثواب ملے گا ورنہ خلاف ورزی پر اسے گناہ ملے گا"۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث ۲۷۵۷: ہم نے ایک درخت کے نیچے بیٹھ کر بیعتِ رضوان کی، اور ہماری یہ بیعت جنگ میں ثابت قدم رہنے پر لی گئی تھی۔ مگر جب ہم اگلے سال حدیبیہ پہنچے تو ہم میں سے کسی کو یہ یاد نہ رہا کہ وہ کونسا درخت تھا کہ جس کے نیچے یہ بیعت لی گئی تھی۔ راوی: ابن عمرؓ۔

حدیث ۲۷۵۸: حرہ کی جنگ کا موقع تھا کہ ایک شخص نے آکر مجھ سے کہا کہ حنظلہ کے لوگ موت پر بیعت لے رہے ہیں۔ تو میں نے کہا کہ ہم نبی معظمؐ کے بعد کسی ایسی شرط پر بیعت نہیں کریں گے۔ راوی: عبداللہ بن زیدؓ۔

حدیث ۲۷۵۹: سلمہ بن اکوعؓ کا کہنا ہے کہ وہ بیعتِ رضوان کے بعد ایک درخت کے نیچے جاکر کھڑے ہو گئے۔ مگر جب سب لوگ چھٹ گئے تو آنحضورؐ نے مجھے بلا کر کہا کہ کیا تم بیعت نہ کروگے؟ میں نے عرض کیا، میں کر چکا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا، دوبارہ کرلو۔ پھر میں نے بیعت کی۔ میں نے ان سے پوچھا، یہ کس بات پر بیعت کی تھی؟ تو انھوں نے جواب دیا، "موت پر"۔ راوی: یزید بن ابی عبیدؓ۔

حدیث ۲۷۶۰: جنگِ خندق کے موقع پر انصار کہتے کہ ہم نے آنحضرتؐ سے جہاد پر بیعت کی ہے اور جب تک زندہ رہیں گے جہاد کریں گے۔ جہاد ہی ہماری زندگی ہے۔ یہ سن کر نبی کریمؐ فرماتے "اے اللہ! تو انصار و مہاجرین کو سربلند کر، اور آخرت میں عیش عطا فرما۔ راوی: انسؓ۔

حدیث ۲۷۶۱: میں اپنے بھائی کو ساتھ لے کر رسول اکرمؐ کی خدمت میں پہنچا اور عرض کیا کہ آپؐ ہم سے ہجرت پر بیعت لیجیے۔ تو حضورؐ نے فرمایا کہ ہجرت تو مسلمانوں کے لیے ختم ہو چکی۔ اب تم سے اسلام اور جہاد پر بیعت لی جائے گی۔ راوی: مجاشعؓ۔

حدیث ۲۷۶۲: عبداللہ بن مسعودؓ نے ایک دن مجھ سے کہا کہ آج میرے پاس ایک آدمی آیا اور کہنے لگا کہ ہم اُس شخص کے لیے کیا رویہ اختیار کریں جو تندرست، ہتھیاروں سے لیس اپنے امام کی معیت میں جہاد کرتا ہے، لیکن وہ ہمیں ایسے احکام دیتا ہے جس کی ہم بالکل تعمیل نہیں کر سکتے؟ میں نے اس سے کہا کہ تمھاری اس بات کا جواب تو میرے پاس نہیں ہے لیکن یہ کہوں گا کہ، تم میں سے ہر شخص اُس وقت تک اچھا رہے گا جب تک کہ اللہ سے ڈرتا رہے گا۔ اور جب اُسے کوئی شبہ پیدا ہو جائے تو وہ کسی دوسرے آدمی سے اس بارے میں معلوم کرلے۔۔۔ جتنی دنیا رہ گئی ہے اس کی بابت یہ کہوں گا کہ یہ ایک ایسے حوض کی طرح ہے کہ جس کا صاف و شفاف پانی تو پی لیا گیا ہے اور اب گاد (تلچھٹ) باقی رہ گئی ہے۔ راوی: منصور ابو وائلؓ۔

حدیث ۲۷۶۳: ایک مرتبہ دورانِ جہاد آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اے لوگو! تم دشمن سے دوبدو ہونے کی خواہش نہ کرو بلکہ اللہ سے عافیت و سلامتی طلب کرو۔ اور جب تم دشمن سے مقابلہ

Siddiqui Publications

کرو تو صبر کرو اور سمجھ لو کہ جنت تلواروں کے سایے کے نیچے ہے۔ اور پھر دعا کی کہ اے اللہ! ان کافروں کو شکست دے اور ہمیں فتح نصیب فرما۔ راوی: عمرو بن عبید اللہؓ۔

حدیث ۲۷۶۴: (راوی کے اونٹ کا سفر کے دوران تھک جانا اور حضورؐ کا اس بارے میں ان کی مدد کرنا اور ان سے دیگر گفتگو): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۱۹۶۹۔ راوی: جابر بن عبد اللہؓ۔

حدیث ۲۷۶۵، ۲۷۶۶: (مدینہ والوں کو خوف ہوا تو رسول اکرمؐ نے گھوڑے پر ایک چکر لگایا اور اطمینان کی خبر دی): یہ مکرر احادیث ہیں۔ دیکھیں حدیث ۲۴۵۲، اور حدیث ۲۶۶۵۔ راوی: انس بن مالکؓ۔

حدیث ۲۷۶۷، ۲۷۶۸: حضرت عمرؓ کو آنحضورؐ نے اپنے صدقہ کیے ہوئے گھوڑے کو واپس خریدنے سے منع فرمایا۔ راویان: حضرت عمرؓ اور ابن عمرؓ۔ (دیکھیں حدیث ۱۴۰۱، ۱۴۰۲ اور حدیث ۲۵۹۰)۔

حدیث ۲۷۶۹: آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اگر میں امت پر سخت نہ سمجھتا تو کسی چھوٹے سے لشکر سے پیچھے رہتا۔ مجھے اچھا نہیں معلوم ہوتا کہ میرے ساتھی مجھ سے پیچھے رہیں۔۔۔ اور میری خواہش ہے کہ میں راہِ خدا میں جہاد کروں اور قتل کر دیا جاؤں۔ پھر زندہ کیا جاؤں اور پھر قتل کیا جاؤں۔ اور پھر زندہ کیا جاؤں۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث ۲۷۷۰: قیس بن سعد انصاریؓ رسول اکرمؐ کے جھنڈے کے علم بردار تھے۔ جب انھوں نے حج کا ارادہ کیا تو سر میں کنگھی کی۔ راوی: ثعلبہ بن ابی مالک القرظیؓ۔

حدیث ۲۷۷۱: (حضرت علیؓ کو آنحضرتؐ نے جنگِ خیبر کے لیے پرچم عطا فرمایا اور انھیں فتح نصیب ہوئی): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۲۷۴۵۔ راوی: سلمہ بن اکوعؓ۔

حدیث ۲۷۷۲: میں نے عباسؓ کو، زبیرؓ سے یہ کہتے ہوئے سنا کہ نبی مکرمؐ نے تم کو حکم دیا تھا کہ پرچم نصب کرو۔ راوی: نافعؒ۔

حدیث ۲۷۷۳: (تبوک میں جھگڑے میں کسی کا دانت ٹوٹا اور اس کے لیے آنحضورؐ سے رجوع کیا گیا تو آپؐ نے اس مسئلہ کو فوراً حل فرمادیا): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۲۱۲۳۔ راوی: صفوان بن یعلیؓ۔

حدیث ۲۷۷۴: ارشادِ نبیؐ ہے کہ "میں جوامع الکلم کے ساتھ مبعوث ہوا ہوں، اور (دشمن کے لیے) میرے رعب سے میری مدد کی گئی ہے۔ ایک بار جب کہ میں سورہا تھا میرے پاس زمین کے خزانوں کی کنجیاں لائی گئیں اور میرے ہاتھ پر رکھ دی گئیں"۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث ۲۷۷۵: ابوسفیانؓ کہتے ہیں کہ جب مجھے ہرقل بادشاہ نے بلوا کر آنحضرتؐ کا خط پڑھوایا تھا تو اسے سن کر مجلس میں بہت شور برپا ہو گیا تھا۔ اس پر بادشاہ کے حکم سے سب کو باہر

Siddiqui Publications

نکلوا دیا گیا۔ میں نے اپنے ایک ساتھی ابن ابی کبشہ سے کہا تھا کہ، لگتا ہے شاہ روم آنحضورؐ سے ڈر گیا ہے۔ راوی: عبداللہ بن عباسؓ۔ (دیکھیں حدیث ۲۵۰۳ اور حدیث ۲۷۴۴)۔

حدیث ۲۷۷۶: جب نبی مکرمؐ نے مدینہ ہجرت کا مکمل ارادہ فرمالیا تو میں نے آپؐ کے لیے ابو بکر صدیقؓ کے گھر میں کھانا تیار کیا۔ مجھے برتنوں کو باندھنے کے لیے کوئی چیز نہیں مل رہی تھی۔ صدیق اکبرؓ آئے تو میں نے ان سے بتایا کہ میرے پاس سوائے ایک کمر بند کے اور کوئی چیز نہیں کہ جن سے میں ان برتنوں کو باندھ سکوں۔ صدیق اکبرؓ نے فرمایا اس کمر بند کے دو ٹکڑے کرو، ایک سے کھانے کے برتن باندھو اور دوسرے سے پانی کے برتن۔ چناں چہ میں نے ایسے ہی کیا۔۔۔ مگر اس کے بعد سے میرا نام "دو کمر بند والی" پڑ گیا۔ راوی: حضرتہ اسماءؓ۔

حدیث ۲۷۷۷: زمانہ رسالت میں ہم لوگ قربانی کا گوشت مدینہ تک لے جایا کرتے تھے۔ راوی: جابرؓ۔

حدیث ۲۷۷۸: ہم رسول اکرمؐ کے ساتھ خیبر کے قریبی مقام صہبا میں تھے۔ یہاں ہم نے نماز عصر ادا کی۔ آنحضرتؐ نے کچھ کھانے کے لیے طلب فرمایا تو ستو پیش کیا۔ آپؐ کے ساتھ ہم سب ہی نے ستو کھایا اور پیا۔ مغرب کا وقت آیا تو سب نے کلی کی اور نماز ادا کی۔ راوی: سوید بن نعمانؓ۔

حدیث ۲۷۷۹: (ایک سفر میں غذائی اشیاء کی کمی ہوگئی تو آنحضرتؐ نے برکت کے لیے دعا فرمائی اور پھر معجزانہ طور پر کھانا بہ افراط سب کو ملنے لگا): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۲۳۲۲۔ راوی: سلمہؓ۔

حدیث ۲۷۸۰: (مشرقی ساحل کے قریب جہاد پر روانہ لشکر کو کھانے پینے کی شدید تنگی ہوگئی تھی لیکن اچانک سمندر نے ایک بہت ہی بڑی مچھلی پھینکی جس سے لشکر کے ۱۸ دن آرام سے گزرے): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۲۳۲۱۔ راوی: جابر بن عبداللہؓ۔

حدیث ۲۷۸۱، ۲۷۸۲: (حضرتہ عائشہؓ کے عمرے کے لیے خصوصی انتظام): یہ مکرر احادیث ہیں۔ دیکھیں حدیث ۳۰۸، ۳۰۹، حدیث ۱۴۲۷، حدیث ۱۴۶۱، حدیث ۱۵۴۸، اور حدیث ۱۶۷۲ تا ۱۶۷۴۔ راوی: حضرتہ عائشہؓ۔

حدیث ۲۷۸۳: میں اور ابو طلحہؓ ایک ہی سواری پر سفر کر رہے تھے، اور لوگ حج و عمرے کے لیے بلند آواز سے تلبیہ پڑھ رہے تھے۔ راوی: انسؓ۔

حدیث ۲۷۸۴: (ایک موقع پر) آنحضرتؐ نے ایک گدھے پر زین ڈال کر سواری کی۔ اس وقت آپؐ نے اپنے پیچھے مجھ کو بٹھالیا۔ راوی: اسامہ بن زیدؓ۔

حدیث ۲۷۸۵: ہم فتح مکہ کے دن بالائی مقام سے اتر کر مسجد الحرام پہنچے۔ حضرت عثمانؓ، اسامہؓ، اور بلالؓ حضورؐ کے ساتھ تھے۔ آپؐ نے اپنے اونٹ کو مسجد میں بٹھا کر حضرت عثمانؓ کو حکم دیا کہ جا کر کعبہ کی کنجی لے آؤ۔ پھر وہ سب کعبہ میں داخل ہوئے اور بہت دیر ٹھہرنے کے بعد باہر نکلے۔ میں نے بلالؓ سے پوچھا کہ آنحضرتؐ نے کس مقام پر نماز پڑھی۔ انھوں نے اشارہ سے وہ جگہ بتا دی۔ البتہ ان سے یہ پوچھنا بھول گیا کہ کتنی رکعتیں پڑھیں۔

راوی: عبد اللہ بن عمرؓ۔ (دیکھیں حدیث ۳۸۶، حدیث ۴۵۲ اور حدیث ۱۵۰۳)۔

حدیث ۲۷۸۶: (انسان کے ہر جوڑ پر ایک صدقہ واجب ہوتا ہے): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۲۵۲۷ اور حدیث ۲۶۹۷)۔ راوی: ابو ہریرہؓ۔

حدیث ۲۷۸۷: نبی مکرمؐ نے قرآن مجید ساتھ لے کر دشمن کے ملک میں سفر کرنے سے منع فرمایا ہے۔

راوی: عبد اللہ بن عمرؓ۔

حدیث ۲۷۸۸: (گدھے کا گوشت کھانا ممنوع ہے): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۲۳۱۵۔ راوی: انسؓ۔

حدیث ۲۷۸۹ تا ۲۷۹۱: ہم حج میں کسی بلندی پر چڑھتے تو لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر کہتے اور نشیب میں اترتے تو سبحان اللہ کہتے۔ رسول مکرمؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ تمھارے ساتھ ہے۔ بے شک وہ سنتا ہے، اور وہ بلاشبہ تم سے قریب ہے۔ راوی: ابو موسیٰ اشعریؓ۔

حدیث ۲۷۹۲: رسول اکرمؐ حج یا عمرے اور غالباً جہاد سے واپسی پر، راستے میں جب کسی اونچے مقام پر چڑھتے تو تین بار اللہ اکبر کہتے۔ اور اس کے بعد فرمایا کرتے کہ "اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ ایک ہے، اس کا کوئی شریک نہیں۔ اسی کی بادشاہی ہے۔ تمام تعریفیں اسی کے لیے ہیں۔ وہ ہر چیز پر قادر ہے"۔۔۔ "ہم توبہ کرکے آرہے ہیں۔ ہم عبادت گزار، سجدہ کرنے والے اور اپنے رب کی تعریف کرنے والے ہیں"۔۔۔ "اللہ نے اپنا وعدہ پورا کر دکھایا۔ اس نے اپنے بندے کی مدد کی اور تمام جماعتوں کو بھگا دیا"۔ راوی: عبد اللہ بن عمرؓ۔

حدیث ۲۷۹۳: ارشادِ نبویؐ ہے کہ بندہ جب بیمار ہو جاتا ہے یا سفر کرتا ہے، تو وہ جتنی عبادت سکون اور صحت کی حالت میں کیا کرتا تھا، اتنی ہی عبادتیں اس کے لیے لکھ دی جاتی ہیں۔ راوی: ابو موسیٰؓ۔

حدیث ۲۷۹۴: (حضورؐ نے فرمایا زبیرؓ میرے حواری ہیں): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۲۶۵۴، ۲۶۵۵۔

راوی: جابر بن عبد اللہؓ۔

حدیث ۲۷۹۵،۲۷۹۶: ارشادِ نبیؐ ہے کہ اگر لوگوں کو یہ معلوم ہو جائے کہ تنہائی میں کیا خرابی ہے، تو کوئی مسافر رات کے وقت سفر نہ کرے۔ راوی: ابن عمرؓ۔

حدیث ۲۷۹۷: رسول اکرمؐ عام طور سے (اپنے سواری پر) درمیانی رفتار سے چلتے، البتہ جب کسی میدان سے آپؐ کا گذر ہوتا تو حضورؐ اپنی سواری کو تیز فرما دیتے۔ راوی: ہشامؓ۔

حدیث ۲۷۹۸: میں نے رسالت مآبؐ کو دیکھا کہ جب آپؐ کو کہیں پر جلدی پہنچنے کا خیال ہوتا تو آپؐ اپنی سواری کو تیز کر دیتے۔ ضرورت ہوتی تو مغرب کی نماز بھی تاخیر سے ادا فرماتے۔ اور (سفر کی حالت میں) کبھی کبھار دو نمازیں ملا کر بھی پڑھتے۔ راوی: اسلمؓ۔

حدیث ۲۷۹۹: آنحضرتؐ فرماتے ہیں کہ عذاب کا ایک حصہ سفر ہے کہ جس میں تمھارا کھانا پینا اور تمھاری نیند متاثر ہو جاتی ہے۔ لہٰذا ضرورت پوری ہوتے ہی گھر واپسی میں جلدی کرو۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث ۲۸۰۰،۲۸۰۱: (حضورؐ نے صدقہ شدہ مال کو واپس خریدنے سے منع فرمایا): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۲۵۹۰، اور حدیث ۲۷۶۷ اور ۲۷۶۸۔ راویان: عبداللہ بن عمرؓ اور اسلمؓ۔

حدیث ۲۸۰۲: ایک شخص نے نبی مکرمؐ کی خدمت میں پہنچ کر جہاد میں حصہ لینے کی اجازت طلب کی۔ حضورؐ نے پوچھا کہ تمھارے ماں باپ ہیں؟ اس نے کہا، جی ہاں ہیں۔ آپؐ نے فرمایا، جاؤ! ان کی خدمت کرو۔ راوی: عبداللہ بن عمرؓ۔

حدیث ۲۸۰۳: ایک سفر میں آنحضرتؐ نے حکم فرمایا کہ کسی اونٹ کی گردن میں کوئی لٹکن، کوئی ہار یا کسی دوسرے قسم کا قلادہ نہ پہنایا جائے۔ اور اگر لٹکا ہوا ہے تو کاٹ دیا جائے۔ راوی: ابوبشیر انصاریؓ۔

حدیث ۲۸۰۴: میں نے نبی مکرمؐ کو یہ کہتے سنا کہ "کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ تنہائی میں نہ بیٹھے۔ اور نہ ہی کوئی عورت بغیر کسی محرم کے اکیلی سفر کرے۔۔۔ ایک آدمی اٹھا اور کہنے لگا میرا نام جہاد میں ہے جب کہ میری بیوی حج کے لیے جا رہی ہے۔ تو حضورؐ نے فرمایا کہ تم اپنی بیوی کے ساتھ حج کرو۔ راوی: ابن عباسؓ۔ (دیکھیں حدیث ۱۷۶۳، ۱۷۶۵ اور ۱۸۶۳)۔

حدیث ۲۸۰۵: حاطبؓ نے مشرکین مکہ کو خط لکھ کر نبی کریمؐ کے حالات کی خبر دی تھی۔ جب آنحضرتؐ کو معلوم ہوا تو آپؐ نے انھیں بلا کر پوچھا کہ یہ سب کیا ہے؟ حاطبؓ نے اس سلسلے میں اپنی وضاحت پیش کرتے ہوئے کہا کہ میری نیت میں کوئی کھوٹ نہ تھی، میں نے ایسا صرف اس لیے کیا کہ مکہ میں میرے قربتداروں کی قریش حفاظت کریں۔ حضورؐ نے

اس توضیح کو قبول فرمالیا، مگر حضرت عمرؓ نے کہا کہ یارسول اللہ! مجھے اجازت دیجیے کہ میں اس کی گردن اڑا دوں کیوں کہ یہ منافق ہے۔ اس پر نبی مکرمؐ نے فرمایا، "نہیں، یہ جنگِ بدر میں شرکت کرچکاہے اور اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے لیے بہت اونچا مقام عطا فرمادیا ہے۔ چناں چہ میں اسے معاف کرتا ہوں"۔ راوی: عبید اللہ بن ابی رافعؓ۔

حدیث ۲۸۰۶: جنگِ بدر میں جب قیدی گرفتار کرکے لائے گئے تو اس میں عباسؓ بھی شامل تھے اور اس وقت ان کے جسم پر کوئی کپڑا نہ تھا۔ نبی معظمؐ نے عبداللہ بن ابیؓ کا کرتا لے کر عباسؓ کو پہنایا۔ پھر جواب میں آنحضرتؐ نے اپنا ایک کرتا عبداللہ بن ابیؓ کو عطا کیا۔ راوی: جابر بن عبداللہؓ۔

حدیث ۲۸۰۷: (حضرت علیؓ کو آنحضرتؐ نے جنگِ خیبر کے لیے پرچم عطا فرمایا اور انھیں فتح نصیب ہوئی): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۲۷۴۵۔ راوی: سہل بن سعدؓ۔

حدیث ۲۸۰۸: آنحضرتؐ کا فرمانا ہے کہ "اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے حال پر تعجب کرتا ہے جو زنجیر میں جکڑے ہوئے جنت میں داخل ہوتے ہیں"۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث ۲۸۰۹: ارشادِ نبویؐ ہے کہ تین آدمی ایسے ہیں کہ جن کو دوگنا ثواب ملے گا۔ ۱) وہ جو اپنی لونڈی کو اچھی تعلیم دے، ادب سکھائے اور پھر آزاد کرکے اس سے نکاح کرلے۔ ۲) وہ مومن اہل کتاب جو پہلے سے مومن تو تھا لیکن پھر رسول اللہ پر ایمان لایا۔ اور ۳) وہ غلام جو اللہ کا حق ادا کرتا ہے اور اپنے آقا کی بھی خیر خواہی کرتا ہے۔ راوی: ابوبردہؓ۔

حدیث ۲۸۱۰: جب آنحضرتؐ سے حربی مشرکوں کے بارے میں دریافت کیا گیا کہ ان پر شب خون مارا جاتا ہے تو ان کی عورتیں اور بچے بھی قتل ہوجاتے ہیں۔ آپؐ کا جواب تھا، "وہ بھی ان ہی میں سے ہیں"۔۔۔ اس کے علاوہ آپؐ نے فرمایا کہ خود رَو چراگاہیں اللہ، اس کے رسول اور سرکار کی ملکیت ہیں۔ راوی: صعب بن جثامہؓ۔

حدیث ۲۸۱۱، ۲۸۱۲: جہاد کے موقع پر آنحضرتؐ کے سامنے ایک مقتولہ خاتون لائی گئی تو اس پر آپؐ نے بچوں اور عورتوں کے قتل کو بُرا جانا اور اس کی ممانعت کردی۔ راوی: عبداللہ بن عمرؓ۔

حدیث ۲۸۱۳، ۲۸۱۴: نبی کریمؐ نے کسی انسان کو نذرِ آتش کرنے سے منع کیا اور فرمایا، "آگ میں جلانے کا حق صرف اللہ تعالیٰ کا ہے"۔ راویان: ابوہریرہؓ، عکرمہؓ۔

Siddiqui Publications

حدیث ۲۸۱۵: (مقامی قبیلہ کے کچھ لوگوں نے رسالت مآب کی خدمت میں حاضر ہو کر مدد مانگی۔ انھیں مدد ملی لیکن بدلے میں انھوں نے شدید دھوکا کیا۔ چناں چہ آپؐ نے انھیں سزا دی): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۱۴۱۱۔ راوی: انس بن مالکؓ۔

حدیث ۲۸۱۶: آنحضورؐ نے فرمایا کہ ایک چیونٹی نے کسی نبی کو کاٹ لیا تھا تو انھوں نے چیونٹوں کے پورے چھتے ہی کو جلوا دیا۔ اللہ نے وحی بھیجی کہ تم کو ایک چیونٹی نے کاٹا اور تم نے پورا چھتہ جلا ڈالا جو اللہ کی تسبیح کرتی ہیں۔۔۔!۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث ۲۸۱۷: آنحضرتؐ نے قبیلہ خثعم کے بت خانے کو، جو کعبہ یمانیہ بھی کہلاتا تھا، مکمل ختم کر دینے کا مجھے حکم فرمایا۔ چناں چہ میں ۱۵۰ گھوڑ سواروں کو لے کر حضورؐ کی دعاؤں کے ساتھ روانہ ہوا۔ اور اس مہم میں کامیاب رہا۔ راوی: جریرؓ۔

حدیث ۲۸۱۸: آنحضرتؐ نے قبیلہ بنو نضیر کے باغ جلوا دیے تھے۔ راوی: ابن عمرؓ۔

حدیث ۲۸۱۹، ۲۸۲۰: رسول اکرمؐ نے چند انصاریوں کو ابو رافع کو قتل کرنے کے لیے روانہ کیا۔ عبداللہ بن عتیکؓ اس مہم میں کامیاب رہے۔ واپس آکر ہم نے حضورؐ سے پورا واقعہ بیان کیا۔ راوی: براء بن عازبؓ۔ (نوٹ: اس واقعے کی تفصیل کے لیے صحیح بخاری ملاحضہ کریں۔۔ مؤلف)۔

حدیث ۲۸۲۱: (جہاد کرو لیکن دشمن سے ملنے کی تمنا نہ کرو اور اللہ سے عافیت مانگو): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۲۷۶۳۔ راوی: عمرو بن عبید اللہؓ۔

حدیث ۲۸۲۲ تا ۲۸۲۴: حضورؐ کا فرمانا ہے کہ (ایرانی حکمران) کسریٰ ہلاک ہو گیا۔ عنقریب (روم کا حکمران) قیصر بھی ہلاک ہو جائے گا۔ اور اب آئندہ کوئی کسریٰ یا قیصر نہ ہو گا۔ تم لوگ قیصر و کسریٰ کے خزانے راہِ خدا میں تقسیم کرو گے۔۔۔ لڑائی کو نبی کریمؐ نے فریب کا نام دیا۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث ۲۸۲۵، ۲۸۲۶: آنحضرتؐ نے فرمایا کہ (یہودی) کعب بن اشرف نے اللہ اور اس کے رسول کو بہت تکلیف دی ہے، تم میں سے کون اس کے قتل کا ذمہ لیتا ہے؟ محمد بن مسلمہؓ نے یہ کام اپنے ہاتھ میں لیا اور پھر اس میں کامیابی بھی حاصل کی۔ راوی: جابرؓ۔

حدیث ۲۸۲۷: (ابن صیاد سے حضورؐ کی ملاقات): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۱۲۷۰ اور حدیث ۲۴۶۳۔ راوی: ابن عمرؓ۔

حدیث ۲۸۲۸: میں نے جنگِ خندق میں رسول مکرمؐ کو مٹی اٹھاتے دیکھا ہے۔ حضورؐ بہت بالوں والے تھے، اور مٹی سے آپؐ کے سینے کے تمام بال چھپ گئے تھے۔ آنحضرتؐ، عبداللہ بن رواحہؓ کے یہ کلمات بلند آواز سے پڑھتے جاتے۔ "اے اللہ! اگر تو ہمارا مددگار نہ

Siddiqui Publications

ہو تا تو ہم ہدایت نہ پاتے۔ ہم نہ صدقہ دیتے اور نہ ہی نماز پڑھتے۔ پس تُو ہم پر اطمینان نازل فرما، اور دشمن کے مقابلے میں ہم کو ثابت قدم رکھ "۔ دشمن نے ہم پر چڑھائی کی ہے اور ہم صرف مزاحم ہوئے ہیں۔ راوی: براء بن عازبؓ۔

حدیث ۲۸۲۹: میں نے نبی کریمؐ سے اپنی یہ شکایت بیان کی کہ میں گھوڑے پر جم کر بیٹھ نہیں پاتا۔ تو میرے سینے پر آپؐ نے دستِ مبارک تھپتھپاتے ہوئے فرمایا، "اے اللہ! اس کو جما دے۔ اور اس کو ہدایت یافتہ اور ہدایت کرنے والا بنا دے "۔ راوی: جریرؓ۔

حدیث ۲۸۳۰: (جنگ اُحد میں حضورؐ کا زخمی ہونا اور حضرت علیؓ اور حضرت فاطمہؓ کی نگہداشت): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۲۷۰۸۔ راوی: سہیل بن ساعدیؓ۔

حدیث ۲۸۳۱: معاذؓ اور ابو موسیٰؓ کو یمن روانہ کرتے وقت حضورؐ نے اُن سے فرمایا کہ "تم دونوں آسانیاں کرنا، کوئی سختی نہ کرنا، خوشخبری سنانا، لوگوں کو متنفر نہ کر دینا، باہم اتحاد و انصاف رکھنا اور کبھی اختلاف نہ ہونے دینا۔ راوی: ابو بردہؓ۔

حدیث ۲۸۳۲: (یہ جنگ اُحد سے متعلق تفصیلی حدیث ہے اور اس کا حاصل یہ ہے کہ): رسول معظمؐ نے عبد اللہ بن جبیرؓ کی سربراہی میں ۵۰ افراد پر مشتمل ایک لشکر کو ایک مورچے پر متعین فرمایا اور واضح تاکید فرمائی کہ تم لوگ کسی حالت میں اس مورچے سے نہ ہٹنا۔ لیکن جیسے ہی انھیں یہ اطلاع ملی کہ کافروں کو شکست ہو چکی ہے تو اپنے مورچے چھوڑ کر وہ فوراً ہی مالِ غنیمت کے حصول کے لیے چل پڑے۔ چناں چہ یہ حصہ خالی پا کر کافر اس راستے سے حملہ آور ہو گئے جس سے جنگ کا رخ پھر سے تبدیل ہو گیا اور مسلمان شکست خوردہ کیفیت میں آ گئے۔ تاہم یہ لڑائی بے نتیجہ ہی رہی۔ راوی: براء بن عازبؓ۔

حدیث ۲۸۳۳: (آنحضورؐ کا طلحہؓ کے گھوڑے پر سواری اور مدینہ کا گشت): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۲۴۵۲ اور ۲۶۶۵۔ راوی: انس بن مالکؓ۔

حدیث ۲۸۳۴: آنحضرتؐ کی اونٹنی کو ایک کافر پکڑ کر اپنے ساتھ بھگا لے جا رہا تھا کہ میں نے دیکھ لیا، میں نے اس کا پیچھا کیا۔ تیروں سے اس پر حملہ کیا اور آخر کار اس اونٹنی کو چھڑا لایا۔ میں نے نبی کریمؐ کی خدمت میں پہنچ کر پہلے واقعہ سنایا اور پھر عرض کیا کہ اس کافر کے تعاقب میں کسی کو بھیجنے کا حکم فرمائیں۔ حضورؐ نے فرمایا کہ "اب تو تم کو اونٹنی مل چکی ہے۔ جب تم قابو پاؤ تو بخشش کرو"۔ راوی: سلمہؓ۔

حدیث ۲۸۳۵: (جنگِ حنین میں لوگوں کا بھاگ جانا اور آنحضورؐ کا مورچہ پر ڈٹے رہنا): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۲۶۷۲۔ راوی ابو اسحٰقؒ۔

حدیث ۲۸۳۶: سعد بن معاذؓ کی ثالثی پر بنو قریظہ کے لوگ نیچے اتر آئے تو آنحضرتؐ نے سعدؓ کو بلا کر پوچھا کہ تمھارا ان لوگوں کے لیے کیا فیصلہ تھا؟ انھوں نے جواب دیا کہ "میں نے یہ فیصلہ دیا کہ ان میں سے جو لوگ لڑنے کے قابل ہیں انھیں قتل کیا جائے مگر عورتوں اور بچوں کو قید کیا جائے"۔ اس بات کو سن کے حضورؐ نے فرمایا، "اے سعد! تمھارا یہ فیصلہ اللہ کے حکم کے مطابق ہے"۔ راوی: ابو سعید خدریؓ۔

حدیث ۲۸۳۷: جب رسول اکرمؐ فتح مکہ کے بعد پہلی بار مکہ میں داخل ہوئے تو آپؐ کے سر اقدس پر خود (یعنی ہیلمٹ) تھا۔ جب آپ نے اسے سر سے اتارا تو ایک آدمی نے کہا کہ ابن خطل کعبے کے پردے پکڑے (چھپا) کھڑا ہے۔ حضورؐ نے فرمایا، اس کو وہیں قتل کر دو۔ راوی: انس بن مالکؓ۔

حدیث ۲۸۳۸: (یہ ایک طویل حدیث ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ): جنگِ بدر کے بعد نبی مکرمؐ نے ۷ افراد پر مشتمل ایک جاسوسی گروہ بنایا جس کے ذمہ مکہ کی اہم خبروں کو حاصل کرنا تھا۔ عاصم بن ثابتؓ کو اس جماعت کا سردار بنایا گیا۔ جب یہ لوگ عسفان اور مکہ کے درمیان ہداۃ پہنچے تو قبیلہ بنو لحیان کو اس بات کی خبر مل گئی۔ چناں چہ ان کی طرف سے ۲۰۰ آدمی پہنچ گئے اور اس جاسوسی ٹولے پر حملہ بول دیا۔ سب سے پہلے عاصم بن ثابتؓ کو شہید کر دیا گیا۔ پھر ایک ایک کر کے ۴ افراد اور قتل کر دیے گئے۔ خبیب انصاریؓ اور ابن دثنہؓ دونوں کو مکہ لا کر بیچ دیا گیا۔ پھر کچھ عرصے بعد ان دونوں کو بھی شہید کر دیا گیا۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث ۲۸۳۹: ارشاد نبویؐ ہے کہ "قیدی کو رہائی دو، بھوکے کو کھانا کھلاؤ، اور بیماروں کی عیادت کرو"۔ راوی: ابو موسیٰؓ۔

حدیث ۲۸۴۰: حضرت علیؓ کا فرمانا ہے کہ صحیفۂ قرآنی سے جو چیز میں نے حاصل کی وہ ہے احکام دیت، قیدی کی رہائی، اور یہ کہ کسی مسلمان کو کافر کے بدلے میں قتل نہ کیا جائے۔ راوی: ابوجحیفہؓ۔

حدیث ۲۸۴۱: کچھ انصار کی خواہش تھی کہ عباسؓ کے لیے ان کا فدیہ چھوڑیں۔ اس پر آنحضرتؐ نے فرمایا، نہیں ان کے لیے ایک درہم بھی نہ چھوڑو۔۔۔ بحرین سے جب مال غنیمت آیا تو

عباسؓ آنحضورؐ کے پاس پہنچے اور عرض کیا کہ میں نے اپنا اور عقیل کا فدیہ دے دیا ہے لہٰذا مجھے بھی اس مال غنیمت میں سے کچھ دیجیے۔ آپؐ نے ان کے کپڑے میں ہی اس مال سے کچھ دیا۔ راوی: انس بن مالکؓ۔

حدیث ۲۸۴۲: میرے والد بتاتے ہیں کہ میں بدر کا قیدی تھا۔ اس وقت میں نے رسول اللہ کو مغرب کی نماز میں سورۃ طور کی تلاوت کرتے سنا۔ راوی: محمد بن جبیرؓ۔

حدیث ۲۸۴۳: نبی کریمؐ حالتِ سفر میں تھے کہ ان کے پاس مشرکوں کا ایک جاسوسی گروہ پہنچا۔ جب وہ جانے لگا تو حضورؐ نے حکم دیا کہ یہ جاسوس ہیں انھیں قتل کر دو۔ چناں چہ ان کو قتل کر دیا گیا۔ ان کا اسباب ان کو قتل کرنے والوں میں بانٹ دیا گیا۔ راوی: سلمہ بن اکوعؓ۔

حدیث ۲۸۴۴: حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ میرے بعد جو بھی خلیفہ ہو اس کو اللہ اور اس کے رسول کی وصیت کرتا ہوں کہ "لوگوں سے قول و قرار پورا کرے، ان کی طرف سے جنگ کرے، اور ان کی طاقت سے زیادہ کام نہ لے"۔ راوی: عمرو بن میمونؓ۔

حدیث ۲۸۴۵: وہ جمعرات کا دن تھا جس روز نبی مکرمؐ کے مرض میں شدت آئی۔ آپؐ نے فرمایا کہ کوئی چیز لاؤ کہ میں تمھیں ایک تحریر لکھ دوں، جس کے بعد تم لوگ گمراہی میں نہ پڑ سکو گے۔ لوگوں نے باوجود اس کے کہ، رسول اللہ کے سامنے اختلاف نہیں کرنا چاہیے تھا، پھر بھی اختلاف کیا۔ اس پر حضورؐ نے فرمایا، مجھے چھوڑ دو جس حالت میں ہوں۔۔۔ آپؐ نے بوقت وفات ۳ وصیتیں کیں۔ پہلی یہ کہ مشرکوں کو جزیرہ عرب (مغیرہ بن عبد الرحمٰن کے مطابق مکہ، مدینہ اور ارض یمن) سے نکال دینا۔ دوسری وصیت یہ تھی کہ قاصدوں کو اُسی طرح انعام دینا جیسے میں دیتا تھا۔ اور تیسری وصیت مجھے یاد نہ رہی۔ راوی: ابن عباسؓ۔ (دیکھیں حدیث ۱۱۵)۔

حدیث ۲۸۴۶: (آنحضورؐ کی مردوں کے ریشمی کپڑوں کے استعمال پر ناپسندیدگی): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۳۶۶، ۸۴۰، ۹۰۰، ۱۹۷۶ اور حدیث ۲۴۳۸۔ راوی: ابن عمرؓ۔

حدیث ۲۸۴۷: (ابن صیاد سے حضورؐ کی ملاقات): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۱۲۷۰ اور حدیث ۲۴۶۳۔ راوی: عبد اللہ بن عمرؓ۔

حدیث ۲۸۴۸: میں نے حجۃ الوداع کے موقع پر آنحضرتؐ سے دریافت کیا کہ کل آپؐ (مکہ میں) کہاں قیام فرمائیں گے؟ حضورؐ نے فرمایا کہ کیا عقیل نے ہمارے لیے کوئی مکان چھوڑا یا سب

بیچ ڈالے! پھر فرمایا، کل ہم لوگ خیف بن کنانہ میں مصحب کے مقام پر ٹھہریں گے۔ اس مقام پر قریش سے بنو ہاشم نے یہ قسم لی تھی کہ ان کے ہاتھ نہ کوئی چیز فروخت کریں گے اور نہ ان کو رہنے کے لیے کوئی جگہ دیں گے۔ راوی: اسامہ بن زیدؓ۔

حدیث ۲۸۴۹: حضرت عمرؓ نے (زکواۃ وصدقے کے جانوروں) کی چراگاہ کے لیے ان کے آزاد کردہ غلام ہُنی کو اس کی نگہداشت پر مقرر کیا۔ ان کو ہدایات دیتے ہوئے فرمایا کہ: ۱) تم مسلمانوں سے عاجزی کے ساتھ ملنا کیوں کہ مظلوم کی بد دعا بہت جلد قبول ہوتی ہے ۲) اس چراگاہ میں کچھ اونٹ والوں کو اور کچھ بکریوں والوں کو اندر آنے کی اجازت دینا ۳) عبدالرحمٰن بن عوفؓ اور عثمان بن عفانؓ کے مویشیوں کو نہ آنے دینا، اس لیے کہ ان دونوں کے جانور اگر ہلاک ہو بھی جائیں تب بھی یہ لوگ کھیتی باڑی سے اپنا کام چلا سکتے ہیں۔ راوی: اسلمؓ کے والد۔

حدیث ۲۸۵۰، ۲۸۵۱: ایک دفعہ رسول اللہ نے فرمایا کہ جو لوگ اسلام کا کلمہ پڑھتے ہیں ان کے ناموں کی ایک فہرست تیار کر کے میرے پاس لاؤ۔ چناں چہ ہم نے ۱۵۰۰ مسلمانوں کے نام پیش کیے۔ اُس وقت میں سوچنے لگا کہ اتنی تعداد میں ہونے کے باوجود ہم کیوں کافروں کا خوف کرتے ہیں! بعض تو تنہائی میں نماز پڑھتے ہیں (حدیث ۲۸۵۱ میں مسلمانوں کی تعداد اعمشؒ نے ۵۰۰ اور ابو معاویہؒ نے ۶۰۰ سے ۷۰۰ بتائی ہے)۔ راوی: حذیفہؓ۔

حدیث ۲۸۵۲: (حج یا سفر میں عورت کے ساتھ کسی محرم کا ہونا ضروری ہے): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۱۷۴۳، ۱۷۴۵، ۱۸۷۳، اور ۲۸۰۴۔ راوی: عبداللہ بن عباسؓ۔

حدیث ۲۸۵۳: ایک شخص مسلمان ہونے کا دعویٰ کیا کرتا تھا لیکن آنحضورؐ نے اس کے متعلق فرمایا کہ یہ دوزخی ہے۔ جب جنگ ہوئی تو اس میں بھی اس نے بڑی جواں مردی سے لڑائی کی اور کئی کفار کو قتل کیا لیکن آخر میں وہ خود ان کی زد میں آگیا۔ وہ شہید نہیں ہوا بلکہ اسے کاری زخم آئے۔ ان زخموں کی تاب نہ لا کر بالآخر اس نے خودکشی کر لی۔۔۔ جب نبی مکرمؐ کو اس بات کی اطلاع ملی تو آپؐ نے فرمایا، "میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں۔ اعلان کر دو کہ جنت میں مسلمانوں کے علاوہ اور کوئی دوسرا داخل نہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ بعض اوقات اسلام کے لیے بدکار آدمی کے کام سے بھی مدد لیتا ہے"۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث ۲۸۵۴: (غزوۂ موتہ میں حضورؐ کا ایک خطبہ): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۲۶۰۹۔ راوی: انس بن مالکؓ۔

حدیث ۲۸۵۵: ایک بار، رعل، ذکوان، عصیہ اور بنو لحیان کے لوگ اپنے اسلام لانے کے دعویٰ کے ساتھ حضورؐ کی خدمت میں پہنچے اور رسالت مآبؐ سے (اسلام سکھانے کے لیے) امداد طلب کی۔ نبی کریمؐ نے ۷۰ عابد و زاہد قراء انصار ان کی مدد کے لیے ان کے حوالے کیے۔ جب وہ بیر معونہ کے مقام پر پہنچے تو اچانک انھوں نے بے وفائی کرتے ہوئے سب انصاریوں کو شہید کر دیا۔ چناں چہ رسول اللہ نے ایک مہینے تک دعائے قنوت میں رعل، ذکوان، عصیہ اور بنو لحیان کے لیے بد دعا فرمائی۔ راوی: انسؓ۔

حدیث ۲۸۵۶: جب رسول اکرمؐ کسی قوم پر فتح مند ہو جاتے تو ۳ دن تک میدانِ جنگ میں اقامت فرماتے۔ راوی: قتادہؓ۔

حدیث ۲۸۵۷: آنحضرتؐ نے ایک بار مقام جعرانہ سے عمرہ کیا جہاں آپؐ نے جنگِ حنین کی غنیمت تقسیم کی۔ راوی: انسؓ۔

حدیث ۲۸۵۸، ۲۸۵۹: ابن عمرؓ کا ایک غلام بھاگ کر رومیوں کے ساتھ مل گیا۔ اسی طرح ان کا ایک گھوڑا بھی رومیوں میں چلا گیا تھا۔ خالد بن ولیدؓ نے جب روم کو فتح کیا تو انھوں نے، غلام اور گھوڑے، دونوں کو واپس عبد اللہ بن عمرؓ کے حوالے کر دیا۔ راوی: نافعؒ۔

حدیث ۲۸۶۰: ایک دفعہ میں نے ایک بکری کا بچہ ذبح کیا اور ایک صاع جَو کا آٹا پیسا۔ اور پھر آنحضرتؐ کو کچھ لوگوں کے ساتھ کھانے کی دعوت دی۔ اس پر آپؐ نے فرمایا، "اے اہل خندق! جابر بن عبد اللہ نے کھانا پکایا ہے۔ پس جلدی سے چلو، یہ خوشخبری کی بات ہے"۔ راوی: جابر بن عبد اللہؓ۔

حدیث ۲۸۶۱: امّ خالد کہتی ہیں کہ میں (جب چھوٹی تھی) اپنے والد کے ساتھ نبی معظمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ اُس وقت میں پیلے رنگ کا کرتہ پہنے ہوئے تھی۔ مجھے دیکھ کر آنحضرتؐ نے " سنہ سنہ " فرمایا۔ حبشہ زبان میں سنہ کے معنیٰ "خوب" کے ہیں۔ پھر میں مُہر نبوت سے کھیلنے لگی تو میرے والد نے ڈانٹا جس پر حضورؐ نے فرمایا کہ اسے کھیلنے دو۔ پھر آپؐ نے مجھے درازیٔ عمر کی دعا دیتے ہوئے فرمایا، "کرتہ پرانا کرو اور پھاڑو، قمیص پرانی کرو اور پھاڑو، اور پھر پرانی کرو اور پھاڑو"۔۔۔ امّ خالد نے اتنی عمر پائی کہ ان کی درازیٔ عمر کا چرچا ہوا کرتا تھا۔ راوی: خالد بن سعیدؓ۔

حدیث ۲۸۶۲: حسن بن علیؓ نے صدقہ کے چھواروں میں سے ایک چھوارا لے کر منہ میں رکھ لیا۔ تو حضورؐ نے فرمایا، "کخ کخ"۔ فارسی زبان میں کخ کخ کے معنیٰ تھو تھو کے ہیں۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث ۲۸۶۳: ارشادِ نبویؐ ہے کہ مالِ غنیمت میں خیانت کرنا بڑا بھاری گناہ ہے۔ راوی: ابوہریرہؓ۔ (سزا کی تفصیل کے لیے دیکھیں حدیث ۱۳۱۸)۔

حدیث ۲۸۶۴: کرکرہ نامی ایک شخص رسول اکرمؐ کے اسباب کی نگہداشت پر مقرر تھا۔ جب اس کا انتقال ہوا تو حضورؐ نے فرمایا، "وہ جہنمی ہے"۔۔۔ بعد میں تفتیش پر معلوم ہوا کہ اس نے مالِ غنیمت سے خیانت کر کے ایک عباء رکھ لی تھی۔ راوی: عبداللہ بن عمرؓ۔

حدیث ۲۸۶۵: (مالِ غنیمت کی تقسیم کی اہمیت اور ذبح سے متعلق حضورؐ کے ارشادات): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۲۳۲۶۔ راوی: رافع بن خدیجؓ۔

حدیث ۲۸۶۶: ذی الخلصہ بنو خشعم کا بت خانہ تھا جسے کعبہ یمانیہ کہا جاتا تھا۔ رسالت مآبؐ نے مجھ سے فرمایا کہ کوئی اس بت خانہ کو تباہ و برباد کر کے مجھے خوشخبری کیوں نہیں دیتا؟ چناں چہ میں ۱۵۰ بہادر گھوڑ سواروں کے ساتھ اس مہم کے لیے نکلا۔ چلنے سے پہلے حضورؐ نے میرے گھوڑے کو تھپتھپایا اور میرے لیے دعا فرمائی۔ ہم نے اس بت خانے کو مکمل تباہ کر دیا۔ پھر میں نے ایک قاصد بھیج کر نبی کریمؐ کو یہ خوشخبری دی۔ یہ سن کر آپؐ نے بنو احمس کے لیے پانچ بار برکت کی دعا مانگی۔ راوی: جریر بن عبداللہؓ۔

حدیث ۲۸۶۷ تا ۲۸۶۹: (فتح مکہ کے دن حضورؐ نے فرمایا کہ ہجرت باقی نہ رہی مگر اب جہاد کرو): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۲۵۹۶۔۔۔ حدیث ۲۸۶۸ میں ہے کہ آپؐ نے مجالدؓ کو فرمایا کہ میں اب تمھیں ہجرت پر نہیں اسلام پر بیعت لیتا ہوں۔ حدیث ۲۸۶۹ میں حضورؐ کا یہی ارشاد حضرت عائشہؓ نے عطاؒ اور عبیدؒ کو بتایا۔ راویان: ابن عباسؓ، مجاشع بن مسعودؓ اور عطاؒ۔

حدیث ۲۸۷۰: (حاطبؓ کا مشرکین مکہ کو خط لکھ کر نبی کریمؐ کے حالات دینا اور رسالت مآبؐ کا انھیں یہ کہہ کر معاف کر دینا کہ یہ شرکاے بدر میں سے ہیں): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۲۸۰۵۔ راوی: سعد بن عبیدہؓ۔

حدیث ۲۸۷۱: ابن زبیرؓ نے ابن جعفرؓ سے کہا کہ تمھیں یاد ہو گا کہ ایک بار ہم دونوں، عباسؓ کے ساتھ نبی مکرمؐ کے استقبال کو پہنچے تھے۔ جس کے بعد میں اور عباسؓ تو حضورؐ کے ساتھ رہے لیکن تم وہیں پر رہے۔ انھوں نے کہا، ہاں (مجھے یاد ہے)۔ راوی: ابن ابی ملیکہؒ۔

حدیث ۲۸۷۲: ہم لڑکوں کو اپنے ساتھ لے کر رسالت مآبؐ کے استقبال کے لیے ثنیتہ الوداع جایا کرتے تھے۔ راوی: سائب بن یزیدؓ۔

حدیث ۲۸۷۳: آنحضرتؐ جب جہاد سے واپس ہوتے تو تین بار تکبیر کہتے اور پھر فرماتے، "آیبون إن شاء الله تائبون عابدون حامدون لربنا ساجدون صدق الله وعده ونصر عبده وهزم الأحزاب وحده، [یعنی ہم واپس آرہے ہیں۔ اللہ نے چاہا تو ہم توبہ کرنے والے اور پکے عبادت گزار بن کر اپنے پروردگار کی تعریف کریں گے، اور خوب سجدے کریں گے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنا وعدہ سچ کر دکھایا۔ اس نے اپنے بندے کی مدد کی اور کافر جماعتوں کو تتر بتر کر دیا"۔ راوی: عبداللہ بن عمرؓ۔ (دیکھیں حدیث ۲۷۹۲)۔

حدیث ۲۸۷۴، ۲۸۷۵: جب ہم عسفان سے واپس ہو رہے تھے تو آنحضرتؐ کے پیچھے حضرتہ صفیہؓ اونٹنی پر سوار تھیں۔ راستے میں اونٹنی کا پیر پھسلا تو وہ دونوں گر پڑے۔ ابو طلحہؓ اپنی سواری سے کودے اور پہلے دونوں کو سنبھالا پھر اونٹنی کو دیکھا۔ جب اونٹنی چلنے کے قابل ہوئی تو وہ دونوں پھر سے اونٹنی پر سوار ہوئے۔ پھر ہم سب نے دوبارہ سفر جاری کیا۔ جب ہم مدینہ کے قریب پہنچے تو آپؐ شہر پہنچنے تک آیبون إن شاء الله تائبون عابدون حامدون لربنا ساجدون صدق الله وعده ونصر عبده وهزم الأحزاب وحده پڑھتے رہے۔ راوی: انس بن مالکؓ۔

حدیث ۲۸۷۶: میں ایک سفر میں نبی مکرمؐ کے ساتھ تھا۔ جب ہم مدینہ پہنچے تو آپؐ نے مجھ سے فرمایا کہ مسجد میں جا کر دو رکعت نماز ادا کرو۔ راوی: جابر بن عبداللہؓ۔

حدیث ۲۸۷۷: جب آپؐ سفر سے واپس لوٹتے تو مسجد میں جا کر دو رکعت نماز ادا کرتے۔ راوی: کعبؓ۔

حدیث ۲۸۷۸: ایک بار جب آنحضرتؐ سفر کے بعد مدینہ تشریف لے آئے تو آپؐ نے اونٹ یا گائے ذبح فرمائی۔ حضورؐ نے مجھ سے اس جانور کا دو اوقیہ یا ایک دو درہم میں سودا کیا تھا۔ لیکن اس اونٹ کی قیمت حضورؐ نے مجھے تول کر واپس کی۔ راوی: جابر بن عبداللہؓ۔

حدیث ۲۸۷۹: (سفر سے واپسی پر جابرؓ کو مسجد میں جا کر نماز کی ہدایت): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں اوپر بیان شدہ حدیث ۲۸۷۶۔ راوی: جابرؓ۔

Siddiqui Publications